عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۹ | ۱۸ تا ۲۴ جمادی الثانی ۱۴۳۱ھ مطابق یکم تا ۷ جون ۲۰۱۰ء | شمارہ: ۲۱

امیر المؤمنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

نئی نسل کی تربیت، تعلیم و تزکیہ

معاشرتی فتنوں کے خلاف جہاد

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ

سجدہ میں دونوں پاؤں کا اٹھ جانا

رئیس احمد، کراچی

س:...... امام کا نماز کی حالت میں دونوں پاؤں بار بار زمین سے اٹھانا اور ساتھ میں پورے جسم کا جھولنا اس طرح کئی بار امام کا کعبہ کی طرف سے رخ پھر جانا، کیا اس صورت میں امام اور مقتدیوں کی نماز فاسد ہوجائے گی؟

ج:...... اگر کسی نمازی کے پورے سجدہ کے دوران پاؤں زمین سے اٹھے رہے تو اس کی نماز ٹوٹ جائے گی، اگر اس سے کم وقت کے لئے پاؤں اٹھ جائیں اور پھر دوبارہ زمین پر رکھ لئے جائیں تو نماز ہوجاتی ہے۔ نماز میں جھولنا مکروہ ہے، مگر اس سے بھی نماز فاسد نہیں ہوتی، الا یہ کہ نمازی کا منہ قبلہ سے ۴۵ ڈگری سے زیادہ ہٹ جائے۔

س:...... فجر کی نماز میں خاص طور پر دو رکعت کا اٹھارہ سے بیس منٹ میں ختم کرنا، جبکہ ضعیف اور بیمار نمازی بھی ہوتے ہیں، جائز ہے؟

ج:...... فجر کی نماز میں سنت ہے کہ لمبی قرأت کی جائے، بہرحال اگر مقتدی مریض اور کمزور ہوں تو امام صاحب کو ان کا خیال رکھنا چاہئے۔

س:...... امام کا قریبی دوست اکثر فجر میں موذن کے برابر میں کھڑا رونے لگتا ہے، جس کی آواز سے دوسرے نمازی پریشان ہوتے ہیں جبکہ جو شخص روتا ہے وہ عربی نہیں جانتا ہے۔

ج:...... بھائی! رقت قلب کا تعلق عربی کا معنی جاننے سے نہیں ہے، پھر اس میں امام کا کیا قصور ہے؟

س:...... قرأت کے دوران بعض الفاظ چھوٹ جاتے ہیں، اگر پیچھے صف میں سے کوئی نمازی لقمہ دیتا ہے تو بھی وہ الفاظ کو ادا نہیں کرتے ہیں اور قرأت جاری رکھتے ہیں۔

ج:...... فرض نماز کی قرأت میں امام صاحب کی کوشش یہ ہو کہ اگر بھولنے لگیں تو رکوع کرلیں تاہم اگر قرأت فرض کی تعداد میں نہیں ہوئی اور امام بھول گیا تو امام لقمہ لے کر تصحیح کرے۔

کیا تہجد ۱۲ رکعت سے زیادہ نہیں؟

مقصود عالم قریشی، کراچی

س:...... آپ نے لکھا ہے کہ تہجد کی نماز زیادہ سے زیادہ بارہ رکعت ہے، کیا یہ تعداد دوسری نمازوں کی طرح مقرر ہے اور کیا تہجد کی نماز بارہ رکعت سے زیادہ ادا کرنا منع ہے؟ مطلع فرمائیں۔

ج:...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ۱۲ رکعت تہجد کی نماز ثابت ہے، اس سے زیادہ ثابت نہیں ہے، تو ہمیں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زندگی بھر کے معمول کی مخالفت نہیں کرنا چاہئے۔

ننگے سر اور آدھی آستین میں نماز

والدہ طالب علم، کراچی

س:...... میرے بچے ایک مقامی اسکول میں زیر تعلیم ہیں، آپ سے عرض ہے کہ اتنا فرما دیجئے کہ ان کے پرنسپل صاحب اسکول میں نماز ظہر ادا کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ کیا ننگے سر مردوں کو نماز جائز ہے؟

ج:...... جی ہاں! جائز ہے، مگر خلاف سنت ہے۔

س:...... کیا آدھی آستین میں نماز ہوسکتی ہے؟ اسکول میں تقریباً ۱۲ سے ۱۸ سال کی عمر کے لڑکے ہیں، جنہیں اسکول میں فل آستین پہننے کی اجازت نہیں ہے، کیا مندرجہ بالا صورتوں میں ان کی نماز ہوجائے گی؟

ج:...... جی ہاں! ہوجاتی ہے، مگر پورا لباس پہننا چاہئے، تاہم نماز نہ پڑھنے سے ان کپڑوں میں نماز پڑھنا بہتر ہے اور ان کی نماز ہوجائے گی۔

☆☆...... ☆☆

ہفت روزہ
ختمِ نبوّت
مجلس

مجلس ادارت

مولانا سعید احمد جلالپوری | صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی | مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری | مولانا قاضی احسان احمد

جلد: ۲۹ ۱۸ تا ۲۴ جمادی الثانی ۱۴۳۱ھ مطابق یکم تا ۷ / جون ۲۰۱۰ء شمارہ: ۲۱

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش
محمد ارشد خرم محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

حضرت قبلہ کا وصال اور بعد کی صورت حال	۵	مولانا اللہ وسایا مدظلہ
میر کارواں کی رحلت	۸	" " " "
شاق ہے ساری رعیت پر جدائی آپ کی	۱۲	محمد طاہر مسعود ناصر
امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیقؓ	۱۴	مفتی حبیب الرحمٰن لدھیانوی
معاشرتی فتنوں کے خلاف جہاد	۱۷	مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
کراچی میں ختم نبوت کانفرنسیں	۲۰	رپورٹ: مولانا توصیف احمد
نئی نسل کی تربیت، تعلیم وتزکیہ	۲۱	ڈاکٹر ایم اجمل فاروقی
مرکزی رہنماؤں کا دورہ ڈیرہ غازی خان	۲۴	رپورٹ: مولانا محمد اقبال
والدین کے ساتھ حسن سلوک	۲۶	مولانا اللہ دتہ

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

زر تعاون بیرون ملک
امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک
فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے
چیک-ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث

گزشتہ سے پیوستہ

قیامت کے حالات

حوضِ کوثر کے برتنوں کا بیان

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

اسی مضمون کی ایک حدیث صحیح بخاری (ج:۲ ص:۱۰۴۷)"کتاب الفتن، باب لا یاتی زمان الا الذی بعدہ شرّ منہ" میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے · وی ہے۔ زبیر بن عدی فرماتے ہیں کہ: ہم حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حجاج بن یوسف کی جانب سے جو کچھ پیش آیا تھا ان کی خدمت میں اس کی شکایت کی تو انہوں نے فرمایا:

"اِصْبِرُوْا! فَاِنَّہٗ لَا یَاْتِیْ عَلَیْکُمْ زَمَانٌ اِلَّا الَّذِیْ بَعْدَہٗ شَرٌّ مِّنْہُ، سَمِعْتُہٗ مِنْ نَّبِیِّکُمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔"

(صحیح بخاری، ج:۲ ص:۱۰۴۷)

ترجمہ:... "صبر کرو! کیونکہ تم پر جو زمانہ بھی آئے گا اس کے بعد کا زمانہ اس سے بھی بدتر ہوگا، یہ بات میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔"

"حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ بہت ہی بُرا ہے وہ بندہ جس نے (اپنی بڑائی کا جھوٹا) خیال باندھا اور اِترانے لگا، اور بڑائی والے عالی شان خدا کو بھول گیا، اور بہت ہی بُرا ہے وہ بندہ جس نے تکبر و سرکشی کی، اور اس جبار کو جو سب سے برتر ہے بھول گیا، بہت ہی بُرا ہے وہ بندہ جو غفلت میں مدہوش اور لہو ولعب میں مشغول ہوگیا، اور قبروں کو اور بوسیدہ ہوجانے کو بھول بیٹھا، بہت ہی بُرا ہے وہ بندہ جس نے فساد مچایا اور حد سے نکل گیا، اور اپنی ابتدا و انتہا کو بھول گیا، بہت ہی بُرا ہے وہ بندہ جو دین کے ذریعے دُنیا کا شکار کرتا ہے، بہت بُرا ہے وہ بندہ جو شبہات کے ذریعے دین کا شکار کرتا ہے، بہت ہی بُرا ہے وہ بندہ کہ طمع اور لالچ اس کا قائد ہو، بہت ہی بُرا ہے وہ بندہ کہ خواہشات اس کو راستے سے بہکا رہی ہوں، بہت ہی بُرا ہے وہ بندہ کہ دُنیا کی رغبت اسے ذلیل کررہی ہو۔" (ترمذی، ج:۲ ص:۶۸)

"حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: جس مؤمن نے کسی بھوکے مؤمن کو کھانا کھلایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو جنت کے پھلوں سے کھلائیں گے، اور جس مؤمن نے کسی پیاسے مؤمن کو پانی پلایا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو سربمہر شرابِ طہور سے پلائیں گے، اور جس مؤمن نے کسی برہنہ مؤمن کو لباس پہنایا اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے سبز حلوں کا لباس پہنائیں گے۔"

(ترمذی، ج:۲ ص:۶۸)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ڈرے وہ اوّل سحر میں سفر شروع کردیتا ہے، اور جو شخص اوّل سحر میں صبح سویرے چل پڑے وہ منزل پر پہنچ جاتا ہے، سنو! بے شک اللہ کا سامان نہایت قیمتی ہے، سنو! بے شک اللہ کا سامان جنت ہے۔" (ترمذی، ج:۲ ص:۶۸)

یعنی جس شخص کو دُشمن کا خطرہ ہو، وہ صبح صادق ہونے سے پہلے سفر شروع کردیتا ہے، اور جو شخص صبح سویرے سفر شروع کردیتا ہے وہ منزل پر پہنچ جاتا ہے، اسی طرح جس شخص کو اپنی آخرت کی فکر اور شیطان کے گمراہ کرنے کا اندیشہ ہو، وہ تہجد سے اپنی تیاری شروع کردیتا ہے، اور جو شخص اوّل سحر یعنی تہجد کے وقت سے سفر شروع کردے وہ ان شاء اللہ منزل پر پہنچ جاتا ہے۔ اس کے بعد فرمایا کہ: خوب یاد رکھو! کہ تم نے جس سامان کا اللہ سے سودا کیا ہے وہ بہت زیادہ قیمتی ہے، اتنا زیادہ قیمتی ہے کہ وہاں ایک چھڑی رکھنے کی جگہ دُنیا و مافیہا سے زیادہ قیمتی ہے۔ اور پھر فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ کا یہ قیمتی سامان جنت ہے، جس کی کیفیت اور کمیت ہماری عقل و قیاس سے باہر ہے۔

حق تعالیٰ شانہٗ ہمیں دُنیا کے مکر اور دھوکے سے محفوظ فرماکر دُنیا میں پاک وصاف زندگی گزارنے کی توفیق نصیب فرمائیں، کلمۂ طیبہ "لا إلٰہ إلا اللہ محمد رسول اللہ" پر ہمارا خاتمہ فرمائیں، اور اپنی رحمت اور اپنے فضل وکرم سے بغیر حساب وکتاب کے ہمیں جنت میں داخل فرمادیں۔

"حضرت عطیہ سعدی رضی اللہ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے تھے، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ: بندہ اس مرتبے تک نہیں پہنچ سکتا کہ اس کا شمار متقیوں میں ہو، یہاں تک کہ وہ ایسی چیزوں کو بھی چھوڑ دے جن میں کوئی حرج اور گناہ نہیں ان چیزوں سے احتراز کرنے کے لئے جن میں حرج اور گناہ ہے۔" (ترمذی، ج:۲ ص:۶۸)

مطلب یہ کہ کمالِ تقویٰ یہ نہیں کہ آدمی صرف ناجائز اور ممنوع چیزوں سے پرہیز کرے، بلکہ کمالِ تقویٰ یہ ہے کہ آدمی ایسی مباح اور جائز چیزوں سے بھی احتراز کرے جن سے یہ اندیشہ ہو کہ وہ ناجائز اور ممنوعات کا ذریعہ بن سکتی ہیں۔ (جاری ہے)

اداریہ

مولانا اللہ وسایا مدظلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مخدوم المشائخ حضرت قبلہؒ کا وصال اور بعد کی صورتحال!

قارئین ختم نبوت اس روح فرسا خبر سے باخبر ہیں کہ ۵ر مئی ۲۰۱۰ء کی شام کو مخدوم المشائخ، مرشد العلماء والصلحاء خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ وصال فرماگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون!

حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے وصال سے جو صورت حال پیدا ہوئی ہے۔ وہ اتنی مشکل اور لاینحل ہے کہ سمجھ نہیں آتا کہ بات کہاں سے شروع کریں تاکہ گتھی سلجھ جائے۔

حضرت شیخ بنوریؒ ہوں یا حضرت مفتی محمودؒ، سب کا خلاء حضرت قبلہؒ نے پر کیا۔ لیکن اب کراچی تا خیبر کوئی شخصیت حضرت قبلہؒ کے خلاء کو پر کرنے والی نظر نہیں آتی۔ اللہ رب العزت کے دین کا کام ہے۔ یہ تو چلنا ہے۔ لیکن جن لوگوں نے حضرت قبلہؒ جیسی شفیق و مہربان شخصیت کے زیر سایہ کام کیا۔ اب ان کی زندگی بدمزہ ہوگئی۔ آپ کے مدتوں تذکرے رہیں گے۔ لیکن مدتوں آپ کا خلاء پر نہ ہوگا۔ حضرت قبلہؒ کے وصال کے حوالہ سے بہت ساری باتیں آئندہ شماروں میں قارئین ملاحظہ کریں گے۔

مزید جملہ صاحبزادگان اور مجلس کے ذمہ داران کے فیصلے کے مطابق کہ:

۱...... آپؒ کی یاد میں ہفت روزہ ختم نبوت کراچی کا فوری نمبر شائع کیا جائے گا۔

۲...... بعد ازاں عظیم وضخیم نمبر ماہنامہ لولاک ملتان تاریخی دستاویز کے طور پر مؤقر انداز میں شائع کیا جائے گا۔

۳...... حضرت قبلہؒ کی خود نوشت سوانح (حضرت قبلہؒ کی سالہا سال کی ڈائریوں) کی مدد سے مرتب کر کے کمپوزنگ کے لئے دی جاچکی ہے۔

۴...... رشحات قلم حضرت قبلہؒ کی ترتیب واشاعت کے لئے طے ہوا کہ:

الف...... مختلف رسائل، خطبات صدارت اور آپ کے مضامین۔

ب...... اپیل ہائے برائے مجلس تحفظ ختم نبوت

ج...... مختلف کتب پر آپ کی تقاریظ

د...... دعوت نامے از حضرت قبلہؒ۔

ہ...... آپ کے خطوط کا انتخاب (بالخصوص علماء، مشائخ، حکمرانوں کے نام)

سب کو یکجا کر کے کتابی شکل میں شائع کیا جائے گا۔ اس پر کام شروع کر دیا گیا ہے۔ خاصہ مواد جمع ہوگیا ہے۔ مزید تلاش جاری ہے۔

۵...... اور پھر سب سے آخر میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی پر جامع کتاب شائع ہوگی۔

ان تمام امور میں سے جس صاحب کے پاس جو مواد ہو وہ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری کے نام مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ ملتان یا حضرات صاحبزادہ صاحبان میں سے جس کے ہاں مناسب سمجھیں خانقاہ سراجیہ میں جمع کرادیں۔ اس مواد کو جمع کرنے کے کام کی سرپرستی مولانا صاحبزادہ عزیز احمد اور نگرانی مولانا صاحبزادہ خلیل احمد وصاحبزادہ سعید احمد فرمائیں گے۔ صاحبزادہ رشید احمد وصاحبزادہ نجیب احمد بھی مواد جمع کرنے میں بھرپور طریقہ سے کوشش کریں گے۔

جن صاحبان کے پاس: ۱...... حضرت قبلہؒ کے خطوط۔ ۲...... کسی کتاب پر تقریظ یا حضرت قبلہؒ کا کوئی مضمون ورسالہ ہو۔ وہ فوری ملتان ارسال فرمائیں۔

۳...... حضرت قبلہؒ کے متعلق اپنے تاثرات اور حضرت قبلہؒ کی شخصیت پر جو شخص مضمون لکھ سکتا ہو وہ ضرور لکھ کر ارسال کرے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت وخانقاہ سراجیہ:

حضرت قبلہؒ کے وصال کے بعد جو سب سے پہلے دو امر پیش آئے وہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی امارت اور خانقاہ سراجیہ میں آپ کے جانشین کی تقرری تھی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی امارت کے لئے مجلس کے دستور کی دفعہ نمبر ۷ شق نمبر ۵ میں ہے کہ:

"اگر امارت کا عہدہ امیر مرکزیہ کے خود مستعفی ہوجانے یا معزول ہوجانے یا کسی اور وجہ سے خالی ہوجائے تو نائب امیر، امیر مرکزیہ کے قائم مقام ہوگا۔ لیکن ضروری ہوگا کہ نائب امیر مجلس عمومی کا اجلاس بلاکر چھ ماہ کے اندر اندر امیر مرکزیہ کا انتخاب کرائے۔" (دستور مجلس طبع ۵ ص۱۴)

اس پر دستور کی روح کے مطابق عمل کیا جائے گا۔ امید ہے کہ شوال میں چناب نگر سالانہ ختم نبوت کانفرنس کے موقع پر مجلس عمومی کے اجلاس میں آئندہ کے لئے امیر مرکزیہ کا انتخاب کیا جائے گا۔

خانقاہ سراجیہ کی مسند نشینی

حضرت قبلہؒ کی حیات مبارکہ میں شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ، قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمن زید مجدہ اور خود صاحبزادہ صاحبان نے حضرت قبلہؒ سے درخواست کی اور بار بار کی، شدومد اور اصرار کے ساتھ درخواستیں کیں کہ آپ اپنی جانشینی کے لئے فیصلہ فرمادیں۔ کوئی کمیٹی بنادیں۔ نامزدگی یا کم از کم رائے مبارک کا اظہار فرمادیں۔ تاکہ بعد میں دقت نہ ہو۔ لیکن تکرار واصرار کے باوجود حضرت قبلہؒ نے اس پر ایک لفظ بھی ارشاد نہیں فرمایا۔ البتہ اتنا فرمادیتے کہ: "اللہ تعالیٰ بھلی فرمائیں گے۔"

اب حضرت قبلہؒ کے وصال کے بعد سب سے اہمیت کا حامل یہ مسئلہ تھا کہ جانشین کون ہوگا؟ ہر شخص کے پاس یہ سوال تھا۔ مگر جواب کسی کے پاس نہ تھا۔ ۶؍مئی کو صبح جنازہ سے قبل مولانا صاحبزادہ عزیز احمد مدظلہ نے چاروں بھائیوں کو حضرت قبلہؒ کے کمرہ میں جمع کیا۔ حضرت قبلہؒ کے سب سے سینئر خلیفہ حاجی عبدالرشید صاحب مدظلہ کو بلاکر فرمایا کہ ہم پانچوں بھائی جمع ہیں۔ میں سب کی طرف سے آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ ہمارے والد مرحوم کے سب سے قریبی ساتھی اور خادم ہیں۔ آپ ہم پانچوں بھائیوں میں سے جس کو مناسب سمجھیں یا ہمارے علاوہ حضرت قبلہؒ کے پانچوں خلفاء: ۱.....حاجی عبدالرشید رحیم یار خان۔ ۲.....مولانا نذرالرحمن رائے ونڈ۔ ۳.....مولانا عبدالغفور ٹیکسلا۔ ۴.....مولانا محب اللہ لورالائی۔ ۵.....مولانا گل حبیب لورالائی۔ میں سے جسے چاہیں حضرت قبلہؒ کی مسند پر بٹھادیں۔ ہم پانچوں بھائی آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ ان دونوں صورتوں میں سے ہم بھائیوں سے کوئی ناخوشگوار امر آپ کو درپیش نہ آئے گا۔

جناب حاجی عبدالرشید صاحب نے اس پر خوشی وانبساط کا اظہار کیا اور فرمایا کہ مجھے اپنے شیخ حضرت قبلہؒ کی اولاد سے اسی کی توقع تھی۔ آپ نے بہت مستحسن فیصلہ کیا۔ میری رائے ہے کہ اس وقت جانشین مولانا صاحبزادہ عزیز احمد ہوں۔ پھر مولانا صاحبزادہ خلیل احمد اور پھر صاحبزادہ نجیب احمد۔ یہ سن کر صاحبزادہ مولانا عزیز احمد نے فرمایا کہ یہ فیصلہ سرآنکھوں پر۔ لیکن اعلان سے قبل باقی چاروں خلفاء سے مشورہ کے بعد آپ یہی یا علاوہ ازیں جو فیصلہ فرمائیں وہ ٹھیک ہے اور ہوگا۔ لیکن سب خلفاء سے صاد کرانے کے بعد۔ تاکہ پھر اس پر کوئی اعتراض کی گنجائش نہ رہے۔ چنانچہ ۷؍مئی ظہر کی نماز تک کے لئے اعلان کو موقوف کردیا گیا۔ اب جنازہ کا مرحلہ تھا۔ حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نے مولانا صاحبزادہ خلیل احمد کا خود اعلان کر کے ان سے حضرت قبلہؒ کا جنازہ پڑھوادیا۔ اللھم ولک الشکر ولک الحمد! کہ یہ مرحلہ بھی بخیر وخوبی طے ہوگیا۔

۷؍مئی کو ظہر سے قبل جناب حاجی عبدالرشید صاحب نے پانچوں صاحبزادہ صاحبان کو جمع کیا اور فرمایا کہ تمام حضرات سے مشاورت کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد اور مولانا صاحبزادہ خلیل احمد کو خلافت دے دی جائے اور خلافت کے ساتھ جانشینی مولانا صاحبزادہ خلیل احمد کے سپرد کردی جائے۔ پانچوں بھائیوں نے اس پر صاد کیا۔ چنانچہ ظہر کی نماز کے بعد پانچوں بھائیوں کو مسجد میں جمع کیا گیا۔ اتنے میں مولانا فضل الرحمن بھی تشریف لائے۔ بہت مناسب ہوگا کہ اس موقع پر حضرت مولانا فضل الرحمن کا شکریہ ادا کردیا جائے کہ خانقاہ سراجیہ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے جملہ وابستگان پر مولانا نے احسان کیا یا یہ کہ حضرت قبلہؒ کے احسانات کے باعث انہوں نے بہت ہی اپنائیت کا ثبوت دیا۔ تینوں دن ۶، ۷، ۸؍مئی کو پورا پورا دن خانقاہ شریف گزارتے۔ شام کو گھر تشریف

لے جاتے اور اگلے دن پھر خانقاہ شریف۔ اس سے تمام وابستگان کو بہت حوصلہ ملا۔

اب ۷رمئی کو جب تمام صاحبزادہ صاحبان کو جمع کرلیا گیا تو مولانا گل حبیب کی درخواست پر خلفائے کرام کے فیصلہ کا مولانا فضل الرحمٰن نے اعلان کیا۔ اتنی خوبصورت گفتگو فرمائی۔ دوستوں نے ریکارڈ بھی کی۔ کاغذ پر منتقل بھی کیا۔ لیکن افسوس کہ ہمیں میسر نہ آسکی۔ ورنہ وہ اس پرچہ کی زینت بنتی۔ مولانا کے اعلان کے بعد جناب حاجی عبدالرشید صاحب نے سب سے پہلے مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب کو خلافت دینے کا اعلان کیا اور دستار خلافت پہنائی۔ اس کے بعد مولانا صاحبزادہ خلیل احمد کو خلافت دینے کا اعلان کیا۔ دستار خلافت ان کے سر پر رکھی اور آپ کی جانشینی کا بھی اعلان کردیا۔

اس موقع پر موجود بہت سارے وابستگان حضرت قبلہؒ نے مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب کے ہاتھ مبارک پر تجدید بیعت کی۔ اب حضرت قبلہؒ کی صحت کے زمانہ کے معمولات کے مطابق مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب نے خانقاہ شریف کے معمولات کو جاری رکھا ہوا ہے۔ اللہ رب العزت خانقاہ شریف کے بانی حضرات کی اس نشانی وکار خیر کو تاابد جاری وساری آباد وشاد رکھے۔ آمین بحرمة النبی الکریم!

اگلے روز ۸رمئی کو ئی حضرت قبلہؒ کے خاندان و برادری وعلاقہ کے لوگوں کا مسجد میں اکٹھ ہوا۔ حضرت قبلہؒ کے بڑے صاحبزادہ ہونے کے ناتہ سے خاندان وبرادری کے معاملات کو چلانے کے لئے خاندان وبرادری کے لوگوں نے صاحبزادہ مولانا عزیز احمد صاحب کے سر مبارک پر حضرت قبلہؒ کی دستار رکھی اور برادری میں آپ کو حضرت قبلہ کا جانشین تسلیم کرنے کی رسم پوری کی۔

حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب کے ذمہ حضرت قبلہؒ کے زمانہ سے مجلس کے جو کام تھے وہ آپ سرانجام دیتے رہیں گے۔ بلکہ آئندہ کے لئے مزید اپنی صلاحیتوں سے مجلس کی بہتری کے لئے دن رات ایک کریں گے۔ اللہ تعالیٰ توفیق رفیق فرمائیں۔ آمین!

حضرت قبلہؒ کے وصال پر تمام صاحبزادہ صاحبان کا دل گرفتہ ہونا، مغموم ہونا فطری امر تھا۔ صاحبزادہ عزیز احمد صاحب نے بڑے پن کا ثبوت دیا۔ تمام مہمانوں کو سنبھالا، چھوٹے تمام بھائیوں کو حوصلہ دیا۔ صاحبزادہ خلیل احمد، صاحبزادہ رشید احمد بہت مغموم تھے۔ لیکن صاحبزادہ سعید احمد صاحب جو حضرت قبلہؒ کے بہت ہی لاڈلے تھے۔ انہوں نے تو رورو کر خود کو ہلکان کرلیا۔ صاحبزادہ نجیب احمد صاحب محو حیرت تھے کہ پل بھر میں کیا سے کیا ہوگیا۔

لیکن تمام بھائیوں نے آپ کی جانشینی پر متفق ہوکر ایسا کارنامہ سرانجام دیا ہے جو انشاءاللہ حضرت قبلہؒ کی روح مبارک کے لئے بھی خوشنودی کا باعث بنے گا۔ اللہ رب العزت خانقاہ سراجیہ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، جمعیت علماء اسلام، تمام دینی اداروں، مساجد ومدارس کے حامی وناصر ہوں۔

امین بحرمة النبی الکریم الخاتم النبیین!

نیک لوگ!

”عن مرداس الاسلمیؓ قال النبی ﷺ: یذهب الصالحون الاول فالاول ،وتبقی حفالة کحفالة الشعیر او التمر لایبالیهم الله بالة.“ (صحیح بخاری کتاب الرقاق ص:۹۵۲، ج:۲)

ترجمہ:...”حضرت مرداس اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیک لوگ یکے بعد دیگرے رخصت ہوتے جائیں گے، جیسے چھٹائی کے بعد ردی جو یا کھجوریں باقی رہ جاتی ہیں، ایسے ناکارہ لوگ رہ جائیں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کی کوئی پرواہ نہیں کرے گا۔“

میرِ کارواں کی رحلت!

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

۲۷/اپریل ۲۰۱۰ء کو ظہر کے قریب پہلے مخدوم گرامی صاحبزادہ مولانا عزیز احمد صاحب کا پھر تھوڑی دیر بعد مخدوم گرامی جناب صاحبزادہ نجیب احمد صاحب کا فون آیا۔ مصروفیت کے باعث فقیر دونوں فون نہ سن سکا۔ فراغت پر دونوں نمبروں کو بار بار ملایا۔ پہلے صاحبزادہ نجیب احمد صاحب پھر صاحبزادہ مولانا عزیز احمد صاحب سے بات ہوئی۔ معلوم ہوا کہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ کی طبیعت ٹھیک نہیں اور وہ آپ کو چھوٹے طیارہ سے ملتان لے جارہے ہیں۔ فقیر نے عرض کیا۔ اس وقت چناب نگر ہوں۔ ایبٹ آباد جانا تھا۔ اب سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر کل دوپہر تک ملتان حاضر ہو جاؤں گا۔ ٹھیک ہے۔ یہ کہہ کر مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب نے فون بند کر دیا۔ اب فقیر نے ملتان مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ کو صورتحال سے مطلع کیا۔ آپ نے بھی چناب نگر تشریف لانا تھا۔ چنانچہ ۲۸/اپریل ظہر تک ملتان حاضر ہوئے۔ عصر کے وقت ملتان سیال کلینک جاکر تمام صاحبزادہ صاحبان سے ملاقات ہوئی۔ قبلہ حضرت صاحبؒ کی بھی عیادت کا شرف حاصل کیا۔ معلوم ہوا کہ بخار، یرقان، بلڈ پریشر کئی عوارض نے گھیر لیا۔ تو چوہدری شجاعت حسین، چوہدری پرویز الٰہی صاحب سے ان کا ذاتی طیارہ مانگا اور قبلہ حضرت صاحبؒ کو لے کر ملتان سیال کلینک آگئے۔ چیک اپ اور علاج شروع ہوا۔ جملہ ٹیسٹ ٹھیک اور طبیعت اب بہت بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ قبلہ حضرت صاحبؒ سے پھر ملے، اجازت طلب کی، دفتر آگئے۔ ملک بھر سے مہمانوں کا تانتا بندھ گیا۔ میاں خان محمد سرگانہ کی کوٹھی اور دفتر ختم نبوت مہمانوں کا پہلا اور آخری پڑاؤ تھے۔ دوست یہاں تشریف لاتے، معلومات حاصل کرتے پھر زیارت وعیادت کے عمل سے فراغت کے بعد تشریف لاتے۔ مختصر قیام کے بعد ان کی واپسی ہو جاتی۔ فقیر ۲۹/اپریل کو پھر حاضر ہوا۔ طبیعت میں بہت حد تک بہتری کے آثار تھے۔ معلوم ہوا کہ قبلہ حضرت صاحبؒ نے مغرب کی نماز خود پڑھائی۔ زیارت ہوئی واپس آگئے۔ ۳۰/اپریل جمعہ بوسن روڈ ملتان پڑھ کر ۳ بجے کے قریب سیال کلینک حاضر ہوا۔ قاری عبدالرحمٰن رحیمی ملتان، قاری عبدالرحمٰن ضیاء سرگودھا والوں سے ملاقات ہوئی۔ معلوم ہوا کہ بیماری کوئی نہیں صرف کمزوری ہے۔ اس کا علاج ہو رہا ہے۔ اب قبلہ حضرت صاحبؒ آرام فرمارہے ہیں۔ ہڑپہ کے جناب محمد رمضان بھیلہ نے فقیر کو دیکھ لیا۔ تھوڑی دیر بعد تشریف لائے۔ اشارہ سے مجھے بلایا۔ قبلہ حضرت صاحبؒ کے کمرہ میں لے گئے۔ محترم ڈاکٹر عنایت اللہ صاحب، محترم صاحبزادہ نجیب احمد صاحب، محترم حکیم سلطان صاحب کمرہ میں موجود تھے۔ کمرہ میں داخل ہوتے ہی صاحبزادہ نجیب احمد صاحب نے قبلہ حضرت صاحبؒ سے عرض کیا کہ اللہ وسایا آیا ہے۔ قبلہ حضرت صاحبؒ نے دائیں ہاتھ کو جنبش دی۔ فقیر نے فوراً مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔

باہر کے لوگوں کے لئے دیوار میں لگے ہوئے شیشے کے پردے ہٹادیے گئے۔ باہر سے دوستوں نے زیارت کے لئے لائن بنائی اور زیارت شروع ہوگئی۔ فقیر دس منٹ قریباً قبلہ حضرت صاحب کے رخ مبارک کو تکتا رہا۔ اب قبلہ حضرت صاحب نے اشارہ کیا آپ کو بٹھادیا گیا۔ قبلہ حضرت صاحب نماز عصر کے لئے تیاری کا فرمارہے تھے۔ صاحبزادہ نجیب احمد صاحب نے عرض کیا کہ ابھی کچھ وقت باقی ہے۔ پھر عصر کا وقت داخل ہوگا۔ اس دوران حضرت قبلہؒ اپنے بیڈ پر بیٹھے ہوئے اور پاؤں نیچے لٹکائے ہوئے۔ صاحبزادہ نجیب احمد صاحب نے فقیر کو حکم کیا کہ کوئی بات کرنی ہو تو موقع ہے۔ یہ سن کر قبلہ حضرت صاحبؒ نے بھی فقیر کی جانب نظر عنایت فرمائی۔ فقیر قریب ہوا تو قبلہ حضرت صاحبؒ کے پہلو میں بیڈ پر صاحبزادہ صاحب نے بٹھادیا۔ فقیر نے سکھر وسیالکوٹ کی عظیم الشان ختم نبوت کانفرنسوں کی رپورٹ پیش کی۔ قبلہ حضرت صاحبؒ ہر بات پر ”اللہ تعالیٰ قبول فرمائے“ فرماتے رہے۔ فقیر نے عرض کیا کہ آج سفر کرنا ہے۔ چناب نگر جانا ہے۔ پھر ایبٹ آباد کا سفر ہے۔ ایبٹ آباد کانفرنس کی تیاری کی بھی رپورٹ پیش کی۔ تو آپ نے فرمایا۔ ”اللہ تعالیٰ آسانیاں پیدا فرمائے“ اجازت لی اور پندرہ بیس منٹ کے بعد فقیر کمرہ سے باہر آگیا۔

اب کمرہ کے باہر لگی کرسیوں پر جناب ڈاکٹر پروفیسر عنایت اللہ صاحب، صاحبزادہ نجیب احمد صاحب اور فقیر بیٹھ گئے۔ ڈاکٹر صاحب سے قبلہ

حضرت صاحبؒ کی طبیعت کی بحالی کی بابت معلومات حاصل کرتے رہے۔ کچھ دیر بعد باہر کھڑے ہوکر شیشہ سے قبلہ حضرت صاحبؒ کو دیکھا اور واپس دفتر چلا آیا۔ آتے ہی سفر پر روانہ ہوگیا۔ راستہ میں صاحبزادہ صاحبان مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا صاحبزادہ خلیل احمد، صاحبزادہ حافظ رشید احمد، جناب صاحبزادہ سعید احمد، سے سفر کی اطلاع عرض کی۔ قبلہ حضرت صاحبؒ سے اجازت کی رپورٹ پیش کی۔

۳ رمئی کی صبح چناب نگر سے چل کر داتہ ضلع مانسہرہ میں مغرب کے بعد پہلا بیان مولانا عزیز الرحمن ثانی کا اور دوسرا فقیر کا ہوا۔ رات مانسہرہ آگئے۔ ۴ رمئی کو ظہر کے بعد شنکیاری، مغرب کے بعد ہری پور کی ختم نبوت کانفرنسوں میں شرکت کی۔ ۵ رمئی کو تناول کی کانفرنس میں بیان ہوا۔ واپس آئے مغرب کے بعد مولانا عزیز الرحمن ثانی کا جامع مسجد نازی مانسہرہ میں عظیم الشان ختم نبوت میں بیان شروع ہوا۔ فقیر کا قیام جناب عبدالروف صاحب روفی کے مکان پر تھا۔ آٹھ بجے انہوں نے کانفرنس میں شمولیت کے لئے تیاری کا فرمایا۔ فقیر اٹھا، فون پر گھنٹی بجی، آن کیا تو دفتر مرکزیہ کے عبدالناصر جمال نے کہا کہ قبلہ حضرت صاحبؒ کا وصال ہوگیا ہے اور یہ کہ میں اس وقت ہسپتال سے بول رہا ہوں۔ اس افسوسناک خبر کے سننے کے لئے پہلے سے تیار نہ تھے۔ یکدم طبیعت بجھ گئی۔ بالکل سمجھ نہ آیا کہ کیا ہوا۔ وضو کے لئے جاتے ہوئے عبدالروف صاحب سے صورتحال عرض کی وہ بھی ششدر رہ گئے۔ وضو کرکے آیا تو صاحبزادہ مولانا عزیز احمد صاحب کو فون کیا۔ وہ اتنا ہی فرما سکے کہ انا للہ وانا الیہ راجعون! پھر فون منقطع ہوگیا۔ کانفرنس میں گیا۔ ثانی صاحب بیان کررہے تھے۔ ان کے بیان کو روکا، ایبٹ آباد کانفرنس کی تیاری پر ۳،۴ منٹ معروضات عرض کیں۔ پھر قبلہ حضرت صاحبؒ کی رحلت کی خبر سنائی۔ اجتماع انا للّٰہ وانا الیہ راجعون! کی صداء سے گونج اٹھا۔ فقیر نے مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب کو دعاء کے لئے عرض کیا۔ عبدالروف صاحب کے گھر آئے۔ کھانا کھایا۔ عشاء پڑھی، ایبٹ آباد اور پھر وہاں سے خانقاہ شریف کے لئے سفر شروع ہوا۔

ادھر ملتان سے قبلہ حضرت صاحبؒ کے جسد خاکی کو لے کر جملہ صاحبزادہ صاحبان اور قاری عبدالرحمن ضیاء، بمع دیگر احباب کے ملتان سے سڑک کے راستے روانہ ہوئے۔ راستہ میں دو تین بار مظفر گڑھ، چوک اعظم کے قریب ان حضرات سے رابطہ ہوا۔ جنازہ بعد از ظہر خانقاہ شریف ہوگا۔ اس فیصلہ کی اطلاع بھی ملی۔ اب فون تو چپ ہونے کا نام نہ لیتا تھا۔ ساتھیوں کو جنازہ کے وقت کی اطلاع کرتا رہا۔ تعزیتیں وصول ہوتی رہیں۔ پریشانی کا سفر کتنا مشکل سے کٹتا ہے۔ بوجھل دل سے سفر کی کوفت بھی دو آتشہ ہوجاتی ہے۔ جیسے کیسے خانقاہ شریف کی حدود میں داخل ہوئے تو فجر کی اذانیں ہورہی تھیں۔ معلوم ہوا کہ جسد خاکی بھی پہنچ گیا ہے۔ مسجد ومدرسہ کا پورا احاطہ مہمانوں کی آمد سے اٹا ہوا تھا۔ اندازہ ہوا کہ جس ساتھی کو بھی قبلہ حضرت صاحبؒ کے وصال کی اطلاع ملی جو جس حال میں تھا سنتے ہی سفر پر روانہ ہوگیا۔ نماز فجر باجماعت پڑھی۔ درودیوار، مسجد کی ایک ایک اینٹ سے اداسی ٹپکتی محسوس ہوتی تھی۔ اب سمجھ میں آیا کہ پریشان خیال آدمی پورے ماحول کو پریشان خیال کردیتا ہے اور آج تو پریشان خیالی ہر شخص کے چہرہ اور ماحول کے ہر ذرہ سے عیاں تھی۔ فجر کی نماز پڑھ کر دائیں جانب نظر پڑی تو میاں خان محمد سرگانہ کے عزیز نوعمر جناب طاہر صاحب نماز پڑھ رہے تھے۔ وہ سلام پھیر کر مصافحہ کے لئے تشریف لائے۔ فقیر نے ان سے عرض کیا کہ صاحبزادہ مولانا عزیز احمد صاحب سے عرض کرنا ہے کہ: ’’اللہ وسایا عرض کرتا ہے کہ قبلہ حضرت صاحبؒ کے غسل وکفن کے عمل میں اگر سہولت سے ممکن ہو تو مجھے بھی شریک کیا جائے۔‘‘ اب مسجد میں قاضی احسان احمد اور دوسرے حضرات سے ملاقات ہوگئی۔ حضرت ناظم اعلیٰ صاحب کا بھی معلوم ہوا کہ وہ تشریف لاچکے ہیں۔ مسجد سے قبلہ حضرت صاحبؒ کی مسند نشینی کے کمرہ کے دروازہ پر آیا۔ وہ مقفل، چاروں جانب ساتھیوں کا ہجوم، وہیں قبلہ حضرت صاحبؒ کے کمرہ کے دروازہ پر برآمدہ میں بیٹھ گیا۔ آٹھ بجے کے لگ بھگ مولانا محمد کامران شریک دورہ حدیث باب العلوم کہروڑپکا، جو قبلہ حضرت صاحبؒ کا خادم بھی رہا ہے۔ وہ آیا اور اکیلے مجھے ساتھ چلنے کے لئے کہا۔ وہاں سے مدرسہ وہاں سے ڈیرہ، وہاں سے صاحبزادہ سعید احمد صاحب کے گھر کے سامنے کے راستہ سے قبلہ حضرت صاحبؒ

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار میٹھادر کراچی
فون: 2545573

کے کمرہ میں لے گیا۔ وہاں مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب کے علاوہ چاروں صاحبزادگان، یوسف صاحب، حکیم سلطان صاحب، قاری عبدالرحمن صاحب اور کوئی ایک آدھ ساتھی اور بھی ہوگا موجود تھے۔ اب قبلہ حضرت صاحبؒ کے جسد خاکی کو جہاں غسل دینا تھا وہاں لے گئے۔ صاحبزادہ خلیل احمد صاحب وصاحبزادہ سعید احمد صاحب تو مہمانوں کی آمد کے شدید دباؤ پر باہر تشریف لے گئے۔ صاحبزادہ رشید احمد، صاحبزادہ نجیب احمد صاحب اول سے آخر تک غسل کے عمل میں شریک کار رہے۔ پانی ڈالنے کی ڈیوٹی قاری عبدالرحمن نے لی۔ وضو کرانے کی سعادت فقیر کے حصہ میں آئی۔ صابن لگانے میں یوسف، حکیم صاحب، فقیر اور دوسرے احباب شریک رہے۔ اس دوران میں کافی عمل مکمل ہوگیا تو فقیر نے پاؤں دھونے کی ڈیوٹی سنبھال لی۔ قاری عبدالرحمن صاحب نے پانی ڈالا۔ فقیر نے پانی میں آنسوؤں کی آمیزش شامل کرکے صابن لگایا۔ لو صاحب! اس عمل سے بھی فارغ ہوگئے۔ اب جسم مبارک کو خشک کرنے کے لئے سر مبارک سے کندھوں تک کا حصہ فقیر نے سفید کپڑا سے خشک کیا۔ باقی بھی ہر ساتھی اس سعادت میں شریک رہا۔ اب آپ کو کفنانے کے لئے پہلے سے تیار شدہ چارپائی پر لایا گیا۔ کیا خوبصورت لگ رہے تھے۔ کیا سفید کپڑے کفن کے آپ پر بج رہے تھے۔ اب دوبارہ آپ کو آپ کے کمرہ میں لایا گیا۔ آخری بار پھر شربت دیدار نصیب ہوا اور پھر دل ترساں، چشم بریاں سے واپس خانقاہ شریف حضرت قبلہؒ کے کمرہ کے باہر برآمدہ میں آبیٹھا۔ کراچی سے حضرت ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، حضرت مفتی خالد محمود، حضرت مولانا سلیم اللہ خان، حضرت مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی بمعہ جملہ برادران، مولانا محمد انس جلالپوری اور دیگر بہت سارے حضرات کے آنے کی لحہ لحہ کی خبر اور فون، معلوم ہوا کہ بلامبالغہ درجنوں دوست تو عشاء سے فجر تک جتنے جہاز کراچی سے لاہور یا راولپنڈی آئے سب پر آتے گئے۔ اب مولانا محمد یحییٰ صاحب کی خبر سن کر تو تعمیر شدہ مدرسہ کے مہمان خانہ میں گئے۔ وہاں حضرت ناظم اعلیٰ صاحب، مولانا محمد عبداللہ بھکر اور دیگر بہت سارے حضرات کا جم غفیر جمع ہوگیا۔ اتنے میں جامعہ باب العلوم کہروڑپکا کے شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ بمع رفقاء تشریف لائے۔

قارئین! اب ناموں کے شمار کی بحث کو یہاں ختم کرتا ہوں کہ کون کون آئے۔ یہاں یہ بحث اصولاً غلط ہے۔ اس لئے کہ یہ سوال نہیں کہ کون آیا؟ اگر یہ سوال ہو تو بہت آسانی ہوجائے گی کہ کون نہیں آسکا؟ میرے خیال میں کوئی قابل ذکر بزرگ جسے بروقت اطلاع ہوئی اور وہ جنازہ میں شامل ہونے پر قادر تھا۔ وہ پیچھے نہیں رہا۔

مہمان خانہ میں رش ہوا تو فقیر پھر خانقاہ شریف آگیا۔ قبرستان کی چار دیواری پر اینٹیں دیکھیں تو سمجھ میں آیا کہ قبر مبارک کی تیاری کا کام شروع ہے۔ وہاں چلا گیا تو ساتھیوں نے کرم کیا۔ اندر جانے کی اجازت مل گئی۔ اعلیٰ حضرتؒ کے پڑپوتے اور صاحبزادہ محمد حامد سراج کے بڑے صاحبزادے جناب محمد اسامہ کی سربراہی میں قبر مبارک کی کھدوائی وتیاری کا عمل جاری تھا۔ اب بہت دیر وہاں پر کھڑے ہونے کا موقع مل گیا۔ ایک بجے واپس آکر حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ کے ہمراہ مولانا عبدالقدوس قارن کی امامت میں ظہر کی نماز مدرسہ کے مہمان خانہ میں پڑھی۔ اب جو نکلے تو رش اتنا بڑھ گیا تھا کہ بہت ہی مشکل سے قبرستان خاص کے شرق سے جنازہ گاہ کی طرف گئے۔ تیس ایکڑ سے زائد جگہ جنازہ پڑھنے کے لئے مختص تھی۔ وہاں تو رش الامان والحفیظ۔ لیجئے قارئین! اب میرے حضرت قبلہؒ کا سفر آخرت کا یہ مرحلہ بھی آپ کی آنکھوں کے سامنے آجائے۔ توجہ فرمایئے:

۱…… تیس ایکڑ سے زائد جگہ جنازہ پڑھنے کے لئے مختص کیا گیا۔ لیکن جب صفیں بنیں تو خانقاہ شریف کے شرق میں واقع نہر و سڑک تک جا پہنچیں۔

۲…… بہت سارے دوست ٹالی کے درختوں پر چڑھ کر صفوں کو دیکھنے لگے تو انہوں نے گواہی دی کہ چہار جانب تا حد نگاہ انسان ہی انسان تھے۔

۳…… میانوالی ٹول پلازہ پر پنڈی سرگودھا سے آنے والوں کی صرف کاروں کا چند گھنٹوں میں شمار پینتیس ہزار سے زائد شمار ہوا۔ ملتان، مظفر گڑھ، ڈیرہ اسماعیل خان، بھکر، ڈیرہ غازی خان، کی طرف سے آنے والی کاریں جن کا ٹول پلازہ سے تعلق نہ تھا ان کی بھی اتنی تعداد تسلیم کرلی جائے تو ستر ہزار سے زائد صرف کاریں تھیں۔

۴…… یہی وجہ ہے کہ کندیاں موڑ سے خانقاہ شریف تک سڑک کے دونوں جانب گاڑیوں کو پارک کیا گیا۔ خالی کھیتوں کے درمیان جو گاڑیاں تھیں وہ علاوہ ازیں۔

۵…… ایک مرحلہ آیا کہ میانوالی سے چشمہ تک ٹریفک میں گاڑیوں سے گاڑیاں مل گئیں اور بجائے چلنے کے رینگنے لگیں۔ کئی کئی گھنٹے وہاں پہنچنے میں لگے۔

۶…… پھر یہ بھی ہوا کہ کندیاں موڑ سے خانقاہ شریف لوگوں کو پیدل سفر کرنا پڑا اور اس رش وہجوم کو جس نے بھی دیکھا یہی کہا کہ کندیاں تا خانقاہ خلق خدا ایک دوسرے سے ملے ہوئے چل رہے تھے۔

۷…… پنجاب، بہاولپور سے پنڈی، اسلام

آباد، اٹک، اکوڑہ خٹک، کشمیر، قصور، فیصل آباد، لاہور تک ہمارے دینی جامعات سے کئی کئی بسوں پر اساتذہ وطلباء نے سفر کیا۔ ان کی تعداد بھی ستر ہزار کاروں کے ساتھ شامل کی جائے۔ تو سامعین کی تعداد لاکھوں پر مشتمل جاتی ہے۔ ستر ہزار کاریں ہوں، فی کار اوسطاً چار آدمی ہوں تو دو لاکھ اسی ہزار افراد تو یہ بنتے ہیں۔ پیدل، بسوں، ٹرینوں، ویگنوں پر جو لوگ آئے ان کو بھی شامل کریں تو یہ بات درختوں پر چڑھنے والوں کی صحیح لگتی ہے کہ چاروں جانب تاحد نگاہ انسان ہی انسان تھے۔ ایک سیلاب تھا جو امڈ آیا تھا۔

۸......رب کریم کی شان بے نیازی کہ گزشتہ سال ۵ رمئی کو حضرت مولانا سرفراز خان صفدرؒ کا وصال ہوا اور اس سال ۵ رمئی کو حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ کا۔

۹......یہ بھی عجیب تر ہے کہ جنازہ کی نماز سے کچھ دیر قبل گویا جوں ہی جنازہ کی گاڑی پنڈال میں آئی۔ اگلی صفوں کے سروں پر ابابیلوں جیسے چھوٹے چھوٹے پرندوں نے پرواز شروع کی۔ جونہی جنازہ ختم ہوا جنازہ گاڑی، جنازہ کو لے کر قبرستان کی جانب چلی تو پنڈال سے وہ پرندے بھی غائب ہوگئے۔

۱۰......مئی اپنی گرمی کے اعتبار سے گرم، پھر میانوالی کی گرمی۔ لیکن اس دن صبح سے شام تک موسم ایسا دلنواز دلپسند، ٹھنڈا، روح افزا، کہ رب کریم کی سخاوت پر ہر شخص جھوم اٹھے۔ سبحان اللہ بحمدہ سبحان اللہ العظیم!

چلئے صاحب! جنازہ ۲ بجے کا اعلان تھا ایک بجے سے لوگوں نے صفوں میں کھڑا ہونا شروع کردیا دو بجے تو تل دھرنے کی جگہ نہ رہی۔ اتنا وسیع پنڈال، سپیکر کا بھرپور خوبصورت جامع نظام، اتنے ہجوم کی صف بندی پر پون گھنٹہ صرف ہوا۔ پونے تین بجے مولانا صاحبزادہ خلیل احمد نے جنازہ کے لئے تکبیر تحریمہ کہی۔ اللہ اکبر! واقعی اللہ ہی بہت بڑا ہے۔

جنازہ ختم ہوا۔ اب واپسی قبرستان کی جانب کا تو تصور بھی نہ تھا۔ پرانے مدرسہ کی غربی جانب سے پھر مشرق کی جانب، مسجد وخانقاہ سے ہوتے ہوتے قبرستان پہنچا تو کسی اللہ کے بندہ کو ترس آگیا اور میرا مقدر جاگ اٹھا۔ دروازہ کھلا تو قبرستان میں جا پہنچا۔ اس وقت میرے حضرت قبلہ کو لحد میں لٹایا جا چکا تھا۔ سر مبارک سے پاؤں مبارک تک اس حالت میں پھر آخری دیدار، ہر چند کہ ضبط کے بندھن ٹوٹے۔ لیکن سوائے صبر کے چارہ نہ تھا۔

صاحبزادہ سعید احمد قبر میں کھڑے اینٹیں لگوا رہے تھے۔ نجیب میاں پاؤں کی جانب بیٹھے محو دیدار۔ خلیل احمد مشرق کی جانب۔ رشید احمد مغرب کی سائیڈ پر رہے۔ صاحبزادہ عزیز احمد تو وہ مہمانوں میں گھرے، اب ہر لمحہ ہم اپنے حضرتؒ سے دور ہوتے چلے جارہے تھے اور ہمارے حضرت قبلہؒ اللہ تعالیٰ کے حضور قریب سے قریب تر ہوتے جارہے تھے۔ اب اینٹوں کی لگوائی کا عمل مکمل ہوا۔ مٹی ڈالنے کا مرحلہ آیا تو صاحبزادہ عزیز احمد بھی پہنچ گئے۔ خانقاہ شریف کے احاطہ میں ہر شخص کو مٹی ڈالنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ کوئی مٹھی بھر کر، کوئی لپ بھر کر، کوئی بیلچے سے تو کوئی کسی سے مٹی ڈال رہا ہے۔ بڑے سکون محبت واحترام کے اس منظر پر دل پسیجا کہ کیا ہو رہا ہے۔ سیدہ فاطمۃ الزہراؓ کا وہ قول یاد آیا کہ جب آپ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ تم کیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کو مٹی سے بھرنے پر آمادہ ہوگئے تھے۔ تم نے یہ کیسے گوارا کرلیا؟ لیکن جب سے دنیا بنی ہے۔ جب تک رہے گی۔ یہ عمل بھی برابر دہرایا جاتا رہے گا۔ ہر شخص اپنی سب سے قریبی شخصیت کو رحمت حق کے سپرد کرتا چلا جائے گا کہ آخر اس کے بغیر چارہ ہی کیا ہے۔ آدھی مٹی ڈل چکی تو فقیر وہاں سے پھر خانقاہ شریف آگیا۔

اب جب قبر مبارک تیار ہوگئی تو شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے بڑے صاحبزادہ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نے الوداعی دعا کرائی۔ قبرستان وخانقاہ شریف کے احاطہ میں موجود ہر آدمی نے اس میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ اتنی دیر میں کیا سے کیا ہوگیا؟۔

کل جس ذات گرامی سے ہر شخص دعا کراتا تھا۔ آج بھی ان کے لئے دعا کررہے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بھی ان کا ساتھ نصیب فرمادے۔ آمین بحرمۃ النبی الکریم!

(جاری ہے)

سو سال سے زائد بہترین خدمت
ESTD 1880
ABS
ABDULLAH BROTHERS SONARA
عبداللہ برادرز سونارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar, Mithader, Karachi. Ph:2546455, Cell:0301-2352363

شاق ہے ساری رعیت پر جدائی آپ کی

محمد طاہر مسعود ناصر

۵/مئی اہل حق کے لئے ''یوم الحزن''... غم کا دن... بن گیا ہے۔ ایک ہی سال کے وقفہ سے اس تاریخ کو ہماری دو محبوب شخصیتیں ہم سے جدا ہوگئیں۔ ۵/مئی ۲۰۰۹ء کو امام اہل سنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ ہم سے جدا ہوئے تھے، ابھی وہ زخم ہرا تھا کہ امسال مئی کا مہینہ اہل حق کے لئے ایک اور سانحہ کی خبر لے آیا۔ اب کی بار ہمارے مخدوم مکرم شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ دار فانی سے دار بقا کی طرف کوچ فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون. اللھم لاتحرمنا اجرھما ولا تفتنا بعد ھما۔ آمین۔

یہ بیسویں صدی کی بیسویں بہار کی بات ہے کہ ضلع میانوالی کے موضع ''ڈنگ'' میں خواجہ محمد عمر کے گھر میں ایک بیٹا پیدا ہوا، سعادت ونجابت کے پیکر اس شہزادے کا نام ''خان محمد'' تجویز ہوا۔ خواجہ محمد عمر کا اصلاحی تعلق اپنے چچازاد بھائی ابوالسعد احمد خان کی طرح خواجہ سراج الدینؒ سے تھا۔ ''خان محمد''... جو آگے چل کر شیخ المشائخ اور مجاہد ختم نبوت بننے والے تھے... اپنے بھائیوں میں دوسرے نمبر پر تھے۔

حضرتؒ نے ابتدائی تعلیم احمد پور سیال میں حاصل کی۔ فارسی اور صرف ونحو حضرت مولانا محمد عبداللہ لدھیانویؒ سے پڑھی، اس کے بعد بھیرہ میں بگوی خاندان کے قائم کردہ ادارہ دارالعلوم عزیزیہ بھیرہ میں تین سال پڑھتے رہے، یہاں مولانا ظہور احمد بگوی سے استفادہ کیا۔ بڑے درجات کی تعلیم کے لئے جامعہ اسلامیہ ڈابھیل کا رخ کیا، وہاں مشکوٰۃ، جلالین، ہدایہ اور دیگر کتب پڑھیں، یہاں مولانا بدر عالم میرٹھیؒ، مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ اور مولانا عبدالعزیز کیمبل پوریؒ سے کسب فیض کیا۔ دورۂ حدیث کے لئے مشہور عالم درس گاہ ازہر الہند ''دارالعلوم دیوبند'' پہنچے۔ جہاں اپنے وقت کے جبال علم تشنگان علم کی پیاس بجھانے میں مصروف تھے، یہاں پر مولانا اعزاز علیؒ، مولانا ابراہیم بلیاویؒ اور دیگر اکابر سے استفادہ کیا۔

۱۹۴۳ء میں دورۂ حدیث سے فراغت کے بعد وطن واپس تشریف لائے۔ خانقاہ کے مدرسہ میں تدریس کے ساتھ ساتھ اپنے استاذ مولانا محمد عبداللہ لدھیانویؒ سے اصلاح باطن کی منزلیں طے کرنی شروع کیں۔ حضرت کے پاس ہی مکتوبات امام ربانی پڑھی، یہاں پر مہمانوں کی خاطر مدارت کے ساتھ ساتھ اپنے استاذ اور شیخ کی خدمت کو بھی اپنا شعار بنالیا۔ صحبت شیخ اور خانقاہ کے نورانی ماحول نے آپ کو کندن بنادیا۔ تصوف وسلوک کی منازل طے کرنے کے بعد جلد ہی سلاسل اربعہ میں خلافت سے سرفراز ہوئے۔ شیخ مولانا محمد عبداللہ لدھیانوی... جو کہ ابوالسعد احمد خانؒ کے خلیفہ اور سجادہ نشین تھے... کی وفات کے بعد ان کی جانشینی کا قرعہ فال بھی ان کے نام نکلا، چنانچہ ۱۹۵۶ء میں خانقاہ سراجیہ کے مسند نشین ہوئے، اس طرح تقریباً ۵۴، ۵۵ سال تک لاکھوں بندگان خدا کو فیضیاب کیا۔

حضرت خواجہ کو ختم نبوت کی محبت اور اس کے تحفظ کے لئے تن من دھن قربان کرنے کا جذبہ اپنے استاذ وشیخ سے ورثہ میں ملا تھا، چنانچہ ۱۹۵۳ء کی تحریک میں نہ صرف یہ کہ تحریک میں شامل ہوئے بلکہ ''سنت یوسفی'' پر عمل کرتے ہوئے میانوالی جیل، سینٹرل جیل اور لاہور جیل میں قید رہے۔ ۱۹۷۷ء میں جب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری قدس سرہ کا انتقال ہوا تو مجلس کے ارباب کی نگاہ انتخاب آپ پر مرکوز ہوگئی، چنانچہ آپ مجلس کے چھٹے عالمی امیر مقرر ہوئے۔ اس وقت سے تادم آخر مجلس کی امارت آپ کے پاس رہی، آپ کی زیر امارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے دنیا بھر میں ختم نبوت کا تحفظ اور قادیانیت کا تعاقب کیا، اس طرح حضرتؒ نے اپنے اکابرین کے مشن کو پوری دنیا میں پھیلادیا۔

حضرت کو اس مشن سے کس قدر لگاؤ تھا اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ زندگی کے آخری برسوں میں جب ڈاکٹروں نے آپ کی خرابی صحت کے پیش نظر اسفار پر پابندی لگائی تو آپؒ نے اپنے دیگر اسفار کے سلسلہ میں تو پابندی قبول فرمالی لیکن حج اور تحفظ ختم نبوت کے لئے کئے جانے والے اسفار پر پابندی کو قبول نہ فرمایا، یہ دونوں قسم کے اسفار آخر تک جاری رہے۔

حضرت ایک خاموش الطبع بزرگ تھے، ایک مرتبہ کسی نے کہہ دیا کہ: ''حضرت بیان تو کرتے نہیں،

مجلس میں خاموش رہتے ہیں" فرمایا: "جس کو اس فقیر کی خاموشی سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا، اس کو بیان سے بھی کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔"

حضرتؒ کچھ عرصہ سے بیمار تھے، اپریل ۲۰۱۰ء کے آخر میں ملتان کے سیال کلینک میں لے جایا گیا، یہ ۵/مئی کا دن تھا، سیال کلینک میں صبح سے ہی عقیدت مندوں کا تانتا لگ رہا تھا، ایسا لگتا تھا کہ جیسے عشاق کو کسی نے بتادیا کہ آج شیخ کی حیات طیبہ کا آخری دن ہے، عقیدت مند کھنچے چلے آرہے تھے، کسے پتہ تھا کہ آنے والی رات اپنے ساتھ ایک اور تاریکی بھی لانے والی ہے، عشاق و عقیدت مند جمع تھے، سب کے لبوں پر حضرتؒ کی صحت یابی کی دعائیں تھیں، مگر وقت آخر آچکا تھا، لیکن قضا و قدر کے فیصلوں کے سامنے بھلا کس کی پیش چلتی ہے؟ قدرت کے اٹل فیصلوں کو کون ٹال سکتا ہے؟ چنانچہ ۵/مئی کو ۸ بجکر ۱۵ منٹ پر لاکھوں انسانوں کی عقیدتوں کا مرکز، یہ محبوب پیر و جواں سب کو سوگوار چھوڑ کر دارالفنا سے دارالبقا کو سدھار گیا۔ إنا لله وإنا إليه راجعون۔

حضرت کے وصال پر ہر آنکھ پُرنم اور ہر دل حزن و ملال سے معمور تھا، اس لئے کہ لوگ مرتے ہیں تو وہ ایک گھر اور ایک خاندان کا نقصان ہوتا ہے، لیکن حضرتؒ کے جانے سے ایک گھر یا ایک خاندان محروم نہیں ہوا، بلکہ ایک جہاں یہ محسوس کرتا ہے کہ اس کا سب کچھ لٹ گیا ہے غرض:

"شاق ہے ساری رعیت پر جدائی آپ کی"

☆☆..........☆☆

ردِ قادیانیت کورس ماڈل ٹاؤن لاہور

لاہور (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد J-16 ماڈل ٹاؤن لاہور میں ۲۵ تا ۲۷/ اپریل ۲۰۱۰ء، تین روزہ ردِ قادیانیت کورس کا اہتمام کیا گیا، جس میں اسلامیہ رحمانیہ گارڈن ٹاؤن کے اساتذہ اور طلبا کے علاوہ جامعہ عثمانیہ ماڈل ٹاؤن، دارالقرآ ماڈل ٹاؤن، جامعہ محمدیہ جوہر جی، جامعہ مدنیہ جدید، جامعہ اشرفیہ اور دیگر دینی اداروں کے طلبا نے شرکت کی۔ علاوہ ازیں کالج، اسکول اور یونیورسٹی کے طلبا نے بھی ردِ قادیانیت کورس میں بھرپور حصہ لیا، اس طرح شرکا کی تعداد چھ سو تک پہنچ گئی۔

۲۵/ اپریل ۲۰۱۰ء کو مغرب کی نماز کے فوراً بعد کورس کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن مجید اور نعت رسول مقبول سے ہوا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے مبلغ مولانا عزیز الرحمن ثانی نے آنے والے شرکائے کورس کو خوش آمدید کہا اور ان کے سامنے کورس کی غرض و غایت بیان کی۔ انہوں نے قادیانیوں کے کفریہ عقائد پر مختصر روشنی ڈالی اور حاضرین کو تمام لیکچرز یکسوئی سے سماعت کرنے کا شوق دلایا۔ اس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے لیکچر شروع کیا۔ انہوں نے حیات عیسیٰ علیہ السلام بیان کی اور شرکاء کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع اور نزول کے اسلامی عقیدہ کے بارے میں روشناس کرایا۔ حضرت مولانا مدظلہ نے قادیانی اعتراضات کے بھی مسکت جوابات دیئے اور اس موضوع پر دلائل کے انبار لگادیئے۔ یہ لیکچر تقریباً ڈھائی گھنٹے جاری رہا۔ دوسرے دن یعنی ۲۶/ اپریل کو حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے حضرت مہدی علیہ الرضوان اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شخصیات پر سیر حاصل گفتگو کی اور مرزائیوں کے دجل و فریب کا پردہ چاک کیا۔ سامعین نے بڑی دلچسپی اور توجہ سے حضرت مدظلہ کے دلائل و براہین سماعت فرمائے۔

دوسری نشست میں مولانا نعیم الدین صاحب نے طلبا کو عقیدہ ختم نبوت سمجھایا، انہوں نے کہا کہ تمام امت کا یہ اجماعی عقیدہ ہے جبکہ قادیانیت کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی نے نص قرآن، متواتر احادیث اور اجماع امت کا انکار کرکے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا ہے۔

تیسرے دن ۲۷/ اپریل کو محترم متین خالد صاحب نے لیکچر دیا، جس میں انہوں نے تحفظ ختم نبوت کے کام کی اہمیت اور فضیلت بیان کی اور امتناع قادیانیت آرڈی نینس ۱۹۸۴ء سے متعلق شرکائے کورس کو بریفنگ دی۔

جناب متین خالد صاحب کا لیکچر بھی ۲ گھنٹوں سے زیادہ جاری رہا۔ وقفہ نماز عشاء کے بعد مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے امیر حضرت مولانا مفتی حسن صاحب نے بھی تحفظ عقیدۂ ختم نبوت پر مختصر خطاب فرمایا اور کورس میں شریک ہونے والوں کو مبارکباد دی۔ بیان کے بعد تقسیم اسناد کی تقریب شروع ہوئی۔

پروفیسر عبدالرحمن مدنی صاحب مدیر جامعہ رحمانیہ اور حضرت مولانا حسن صاحب نے اپنے دست مبارک سے قریباً ۵۰۰ سو طلبا میں اسناد تقسیم کیں اور تمام شرکاء کو ختم نبوت کا لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ حضرت مولانا مفتی حسن صاحب کی دعا پر یہ پُروقار تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

فضائل و مناقب

مفتی حبیب الرحمٰن لدھیانوی

یوں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اصحابؓ ستاروں کی طرح ہیں۔ ایک ایک صحابیؓ امت کے لئے روشنی کا مینار ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحابؓ کے بارے میں فرمایا:

''اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم۔'' (صحیح مسلم)

ترجمہ: ''میرے صحابہؓ آسمان ہدایت کے ستارے ہیں، ان میں سے جس کی بھی تم اقتدا کرو گے ہدایت پاؤ گے۔''

اسی طرح حق تعالیٰ شانہ نے قرآن مجید میں اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو اپنی رضا ورضوان کا پروانہ مرحمت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''رضی اللّٰہ عنھم ورضوا عنہ'' ()

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوگیا اور وہ ان سے راضی ہوگئے۔''

گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ قدسیوں کی ایک ایسی جماعت ہیں جن کو حق تعالیٰ شانہ نے اس دنیا ہی میں آخرت کی کامیابی وکامرانی کا مژدہ سنایا۔

جب ایک عام صحابی کی یہ شان ہے تو صحابہؓ کے سرخیل حضرت ابوبکر صدیقؓ کی عظمت و رفعت کا تصور کیجئے، جن کو تمام صحابہ کرامؓ میں مرکزی حیثیت حاصل تھی۔ فضیلت کے اعتبار سے صدیقؓ فضائل مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا عکس تھے۔ سیرت کے اعتبار سے شمائل مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نقش تھے۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے کیا خوب کہا ہے:

''جیسے ربوبیت اور نبوت کی حدیں ساتھ ساتھ چلتی ہیں، اسی طرح نبوت اور صدیقیت کی حدیں بھی ساتھ ساتھ چلتی ہیں۔''

صدیق رضی اللہ عنہ جانشین مصطفیٰ ہیں، آپؓ افضل البشر بعد الانبیاء ہیں، یعنی انبیاءؑ کے بعد مخلوق خدا میں سب سے افضل ترین انسان ہیں۔

حضرت صدیقؓ کا سلسلۂ نسب:

حضرت ابوبکر صدیقؓ کا اصل نام عبداللہ، والد کا نام ابوقحافہؓ ہے، سلسلۂ نسب: عبداللہ ابن ابوقحافہ عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیمم بن مرہ جو ساتویں پشت میں جاکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلۂ نسب سے مل جاتا ہے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے والدؓ نے طویل عمر پائی، دونوں آنکھوں سے معذور تھے تقریباً ۱۰۰ سال کی عمر میں اپنے بیٹے حضرت ابوبکرؓ کے دورِ خلافت میں انتقال فرمایا۔ فتح مکہ کے بعد آپؓ اپنے والد ماجد کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بڑی حسرت کے ساتھ لائے تاکہ ان کو بھی ایمان کی دولت نصیب ہوجائے، چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے والد ماجد کے سینہ پر ہاتھ پھیرا، نبوت کا ہاتھ لگنے کی دیر تھی کہ آپ نے کلمہ شہادت پڑھا اور ایمان کی دولت سے سرفراز ہوگئے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی والدہ ماجدہ اس وقت ایمان لے آئی تھیں جب ۳۹ خوش قسمت لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے ایمان کی نعمت سے مالامال ہوئے تھے۔

حضرت صدیق اکبرؓ کا قبولِ اسلام:

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس سال کی عمر میں منصب نبوت پر فائز ہونے کا اعلان فرمایا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ تجارت کی غرض سے ملک شام گئے ہوئے تھے۔ آپؓ نے ایک روز خواب دیکھا کہ آسمان سے نور نکلا اور آپؓ کی جھولی میں جمع ہوگیا۔ آپؓ واپس لوٹے تو مکہ مکرمہ میں آپ کی نبوت کا چرچا تھا۔ آپ شروع ہی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اچھے دوست اور ساتھی تھے، چنانچہ آپؓ نے فوری طور پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر اسلام قبول فرمالیا۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ وہ خوش قسمت ہستی ہیں جنہوں نے مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ: ''میں نے جس کو بھی دعوت اسلام دی، اس نے سوچنے کے لئے مہلت مانگی، حضرت ابوبکرؓ وہ واحد شخص ہیں جنہوں نے میری آواز پر لبیک کہا، نہ مہلت مانگی اور نہ ہی سوچ میں پڑے۔''

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معراج پر تشریف لے گئے تو حضرت ابوبکر صدیقؓ مکہ سے باہر تھے، مشرکین مکہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلانے کے لئے طنز کرنے شروع کردیئے، حضرت ابوبکرؓ سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی شخص دعویٰ کرے کہ وہ

راتوں رات بیت المقدس سے لے کر ساتویں آسمان تک ہو کر آ گیا ہے، تو تم یقین کر لو گے؟

آپؓ نے فرمایا: بالکل نہیں! لوگوں نے کہا کہ: اگر تمہارے دوست محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ دعویٰ کریں تو کیا تم مان لو گے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک سنا تو فرمایا کہ: اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں تو اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ: ''وہ اپنے دعویٰ میں سچے ہیں'' چنانچہ واقعہ معراج کی سب سے پہلے تصدیق کرنے والے بھی آپؓ ہی ہیں، اسی لئے آپ کو صدیق کا لقب دیا گیا۔

منکرین نبوت کے خلاف جہاد:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد آپؓ کو خلیفہ منتخب کیا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے ساتھ ہی مسلمانوں کو بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

دین اسلام کے خلاف ہر طرف سے سازشیں ہونے لگیں اور مختلف قسم کے فتنے جنم لینے لگے، کہیں منکرین زکوٰۃ کا فتنہ اور کہیں منکرین نبوت کا فتنہ سر اٹھا رہا تھا، ان حالات میں صحابہ کرامؓ کی جماعت نے سیاسی صورت حال کا بغور جائزہ لیا اور ایک اہم اجلاس بلایا، جس میں حضرت ابوبکرؓ سے درخواست کی گئی کہ حضرت اسامہ بن زیدؓ کی سربراہی میں شام کو بھیجا جانے والا لشکر روک لیا جائے، کیونکہ بے شمار فتنے سر اٹھا رہے ہیں اور مسلمانوں کے لئے یہ ایک بڑا نازک مرحلہ ہے۔ امیر المومنین حضرت ابوبکرؓ اپنے موقف پر ڈٹے رہے، حضرت عمر فاروقؓ اٹھے اور فرمایا: اے امیر المومنین! کیا آپ چاہتے ہیں کہ دشمن مدینہ پر حملہ کرے، ہمیں غلام بنائے، ہماری عورتوں کو بالوں سے گھسیٹ کر گھروں سے نکال لے؟ حضرت ابوبکرؓ نے کمال تحمل سے اپنے ساتھی کو جواب دیا: عمرؓ! مجھے سب کچھ گوارا ہے لیکن مجھے یہ گوارا نہیں کہ وہ لشکر اسلامی جس کے بھیجنے کے احکامات حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیئے ہوں، وہ میں منسوخ کر دوں۔ صحابہ کرامؓ نے یہ بات سنی تو عرض کیا کہ اچھا لشکر بھیج دیں لیکن اس میں تھوڑی سی ترمیم کر لیں کہ حضرت اسامہ بن زیدؓ کم عمر ہیں ان کی بجائے کسی تجربہ کار سپہ سالار کو اس لشکر کا امیر بنا دیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کہ: میں یہ بھی برداشت نہیں کر سکتا کہ جس شخص کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سپہ سالار نامزد کیا ہو، میں اس کو ہٹا دوں۔ صحابہ کرامؓ حضرت ابوبکرؓ کی ایمان افروز بصیرت پر حیران رہ گئے۔

منکرین زکوٰۃ کا فتنہ:

ایک موقع پر حضرت ابوبکر صدیقؓ کے بارے میں حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ: ''کاش! میری پوری زندگی کے نیک اعمال ان کی ایک رات اور ایک دن کے برابر ہو جاتے۔''

رات تو وہ جو غار ثور میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرتے ہوئے گزری کہ پوری رات سانپ کے ڈسنے کی تکلیف تو برداشت کی، لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے راحت و آرام کا اہتمام کیا اور دن وہ تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا بعض عرب قبائل مرتد ہو گئے تھے اور انہوں نے کہا کہ ہم زکوٰۃ ادا نہیں کریں گے اور حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اس موقع پر فرمایا: ''لو منعونی عقالاً لجاھدتھم علیہ''... اگر یہ لوگ ایک رسی مجھے دینے سے انکار کریں گے تو یقیناً میں ان سے جہاد کروں گا....

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: امیر المومنین! خیر سگالی اور نرمی کا معاملہ کریں، حالات بہت نازک ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے بڑے تیکھے لہجے میں مجھے جواب دیا: ''اے عمرؓ! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ زمانہ جاہلیت میں تو آپ بڑے غیور اور بہادر، قوی اور غصہ ور تھے؟ اب زمانہ اسلام میں بزدل اور پست ہمت ہو گئے؟ اس حقیقت کو نہ بھولو کہ وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے اور دین کامل ہو چکا ہے، ایسی صورت میں دین ناقص و کمزور ہو جائے، میں اپنی زندگی میں ہرگز نہیں ہونے دوں گا۔'' (رزینؒ)

فضائل ومناقب:

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ سے ایک دن فرمایا:

''انت صاحبی فی الغار و صاحبی علی الحوض.'' (ترمذی)

ترجمہ: ''آپؓ غار ثور میں میرے ساتھی ہیں اسی طرح حوض کوثر میں بھی میرے ساتھی ہوں گے۔''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن حضرت ابوبکرؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے ان سے فرمایا:

''انت عتیق اللّٰہ من النار فیومئذ سمی عتیقاً۔'' (ترمذی)

ترجمہ: ''تم دوزخ کی آگ سے اللہ کے آزاد کردہ ہو اسی دن سے ان کا نام عتیق پڑ گیا۔''

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ان لوگوں کا سب سے پہلا شخص ہوں گا جن کو زمین سے اٹھایا جائے گا (قیامت کے دن جن کو قبروں سے اٹھایا جائے گا) پھر میرے بعد ابوبکرؓ پھر ان کے بعد عمرؓ (اپنی قبروں سے اٹھیں گے) پھر میں جنت البقیع کے مدفون کے پاس آؤں گا، ان کو قبروں سے اٹھا کر میرے ساتھ جمع کیا جائے گا۔ ''ثم انتظر اھل مکۃ حتی احشر و بین الحرمین۔'' (ترمذی)... پھر میں اہل مکہ کا انتظار کروں گا یہاں تک کہ مجھے حرمین کے

درمیان حشر میں پہنچایا جائے گا......

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیلؑ آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر جنت کا وہ دروازہ دکھایا جس سے میری امت جنت میں داخل ہوگی۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا: یا رسول اللہ! میری تمنا ہے کہ کاش میں بھی آپؐ کے ساتھ ہوتا اور جنت کا دروازہ دیکھتا، تو حضورؐ نے فرمایا: ''اما انک یا ابابکر اول من یدخل الجنۃ من امتی'' (ابوداؤد)... اے ابوبکر! خوب سن لیجئے جنت کے دروازہ میں سے میری امت میں سب سے پہلے جو جنت میں داخل ہوگا وہ آپؓ ہوں گے...

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا کوئی شخص نہیں جس نے ہم پر احسان کیا ہو، ہماری امداد کی ہو اور ہم نے اس کا بدلہ نہ دیا ہو، علاوہ (ابوبکر کے) یہ حقیقت ہے کہ ابوبکرؓ نے ہمارے ساتھ عطا و امداد کا جو عظیم سلوک کیا ہے، اس کا بدلہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن عطا کرے گا، کسی شخص کے مال نے مجھے اتنا فائدہ نہیں پہنچایا جتنا کہ ابوبکرؓ کے مال نے پہنچایا۔ پھر فرمایا:

''اگر میں کسی کو اپنا خلیل (گہرا دوست) بناتا تو یقیناً ابوبکرؓ کو اپنا خلیل بناتا۔ مگر یاد رکھو تمہارے ساتھی (رسول اللہ) اللہ کے خلیل ہیں۔'' (ترمذی)

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی تین خواہشیں:

حضرت ابوبکرؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے غایت درجہ کی محبت و عقیدت تھی۔ آپؓ نے اپنی بلکہ پورے گھرانے کے مال و جان کی قربانی پیش کی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ میری تین خواہش ہیں:

۱:...مال صدیق کا ہو اور تقسیم کرنے والے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔

۲:...بیٹی صدیق کی ہو اور خادمہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو۔

۳:...نگاہ صدیق کی ہو اور چہرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو۔

غزوۂ تبوک کے موقع پر اپنے گھر کا سارا مال اور اثاثہ لاکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں پیش کردیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا ابوبکرؓ! گھر کیا چھوڑ کر آئے ہو؟ آپؓ نے جواب دیا: خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نام چھوڑ آیا ہوں، باقی سب کچھ لے آیا ہوں۔

پروانے کو شمع اور بلبل کو پھول بس
صدیق کے لئے ہے خدا کا رسول بس

حضرت ابوبکرؓ کا بے مثال اعزاز:

حضرت ابوبکر صدیقؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحیح جانشین اور صحبت رسالت سے مکمل فیضیافتہ تھے۔ وفات کا وقت قریب آیا تو اپنی بیٹی سے فرمایا: ''مجھے انہی کپڑوں میں دفن کرنا، حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ میں نیا کفن خرید سکتی ہوں؟ فرمایا کہ: نہیں! وہ مدینہ کے کسی یتیم کے کام آجائے گا، میرے انہی تین کپڑوں کو دھو کر ان میں دفن کرنا جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔''

دوسری وصیت یہ کی کہ میرا جنازہ تیار کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس کے باہر رکھ دیا جائے پھر اجازت طلب کی جائے، اگر اجازت مل جائے تو مجھے آپؐ کے پہلو مبارک میں دفن کیا جائے، چنانچہ اجازت طلب کی گئی آواز آئی میرے رفیق کو اندر آنے دو، یہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا عظیم اعزاز ہے کہ آپؓ قیامت تک سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محو استراحت رہیں گے اور کل قیامت کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اٹھیں گے، کسی بزرگ نے کیا خوب کہا کہ حضرت ابوبکر صدیق وہ خوش قسمت ہستی ہیں کہ روضۂ اقدس میں بھی آپ کا چہرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہے گویا قبر میں بھی دیدار کا شرف حاصل ہو رہا ہے اور کل قیامت کے دن جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روضۂ اقدس میں سے اٹھیں گے تو سب سے پہلے جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کا شرف حاصل ہوگا وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی ہوں گے۔

ملفوظات حضرت صدیق اکبرؓ:

☆...اللہ سے خوف بقدر علم ہوتا ہے اور بے خوفی بقدر جہالت۔

☆...اپنے اعمال و افعال میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر ڈرتے اور شرم کرتے رہو۔

☆...جس نے غور و فکر کی عادت ڈالی اور اپنے نفس کو نصیحت کرتا رہا، وہ سمجھ لے کہ خدا نے اس پر رحم کیا۔

☆...خدا سے ڈرو کیونکہ خدا باطن کو اسی طرح دیکھتا ہے جس طرح ظاہر کو۔

☆...بندے کو جب کسی زینت دنیا سے گھمنڈ ہو جاتا ہے تو اللہ اس کو دشمن رکھتا ہے۔

☆...جو اللہ کے کاموں میں لگ جاتا ہے، اللہ اس کے کاموں میں لگ جاتا ہے۔

☆...مومن کا اتنا علم کافی ہے کہ وہ اللہ سے ڈرتا ہے۔

☆...خدا اس شخص پر رحمت کی بارش کرے جو مجھے میرے عیوب سے مطلع کرتا ہے۔

حق تعالیٰ شانہ ہمیں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و عقیدت کا ادنیٰ حصہ نصیب فرماکر اسوۂ صدیقی پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔☆☆

معاشرتی فتنوں کے خلاف جہاد

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

یہ ایک فطری اصول ہے کہ کسی قوم کے عروج و ترقی کی رفتار تو دھیمی اور سست ہوتی ہے، مگر اس کے زوال اور گراوٹ کی رفتار بڑی تیز ہوتی ہے، کسی بلند و بالا عمارت پر چڑھنا کتنا مشکل ہے؟ لیکن اگر کوئی شخص جذبات سے مغلوب ہو کر خودکشی کے ارادے سے ایسی عمارت کے اوپر سے چھلانگ لگا دے تو دیکھئے کتنی تیزی سے گرے گا، یہی مثال قوموں کی ہے، ان کا عروج اور ترقی کی بلندیوں کو چھونا بڑی جفاکشی، محنت اور بڑے حوصلے اور صبر و تحمل کو چاہتا ہے، لیکن جب کوئی قوم اخلاقی خودکشی کی نیت سے اپنے اعلیٰ و ارفع مقام سے نیچے کو چھلانگ لگاتی ہے تو بغیر کسی کوشش و محنت کے دھڑام سے نیچے آگرتی ہے۔

اگر کبھی بپھرے ہوئے سیلاب کا بند ٹوٹ جائے اور اس کا رخ کسی نشیبی علاقے کی طرف مڑ جائے تو وہ پلک جھپکنے کی مہلت بھی نہیں دیتا اور بستیوں کی بستیاں بہالے جاتا ہے اسی طرح جب کسی قوم کی اخلاقیات کا بند ٹوٹ جاتا ہے تو اس کی نفسیاتی خواہشات کا طوفان دین و دانش، شرافت اور انسانیت کی تمام قدروں کو بہا کر لے جاتا ہے۔ پورے معاشرہ کو تلپٹ کر دیتا ہے، ہر طرف تباہی و بربادی مچا دیتا ہے معاشرے کا امن و سکون چھن جاتا ہے اور خودغرضی و ہوسناکی اور ظلم و ستم کی کالی گھٹائیں ہر چار سو چھا جاتی ہیں، اور پھر وہ معاشرہ متمدن انسانوں کے بجائے وحشی درندوں میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

ہماری مسلم قوم صدیوں کی محنت و مجاہدہ کے بعد عروج و ترقی کی بلندیوں کو پہنچی، اور ایسی پہنچی کہ آسمان کی رفعتیں اس کے سامنے ہیچ رہ گئیں، انسان ہی نہیں بلکہ ملائکہ بھی اس پر رشک کرتے تھے، اس کے نظم و ضبط، اتحاد و اتفاق اور الفت و محبت پر دنیا کی قومیں عش عش کرتی تھیں، مگر کچھ عرصے سے اس پر تقلید اغیار کا جنونی دورہ پڑا ہے اور خودکشی کے ارادے سے اس نے بلندیوں سے نیچے کی طرف چھلانگ لگانا شروع کر دی ہے، اس کی اخلاقیات کا بند ٹوٹ رہا ہے ہمارے معاشرے میں اخلاق گراوٹ کا سیلاب جس تیزی سے بڑھ رہا ہے اس کے انجام کے تصور سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ کل تک جو چیزیں ایک مسلمان کے لئے قابل شرم اور موجب ننگ و عار تھیں آج ان پر فخر ہو رہا ہے، باپ بیٹے سے اور بیٹا باپ سے نالاں ہے، بھائی بھائی سے شاکی ہے، دوست کو دوست پر اعتماد نہیں، استاد کو شاگردوں سے شکایت ہے، مزدور کو مالک سے رنج ہے، عوام کو افسر شاہی سے گلہ ہے، راعی اور رعایا کے درمیان سر پھٹول ہے، پورا معاشرہ گویا ایک ایسا آتشکدہ ہے جس میں بڑا چھوٹا، امیر، غریب، راعی، رعایا، مالک اور مزدور سب جل رہے ہیں، چوری، ڈکیتی، فحاشی، بدکاری، رشوت، سفارش، اسمگلنگ، ذخیرہ اندوزی، زرطلبی ایسے سینکڑوں جن سڑکوں پر عریاں ناچ رہے ہیں، معاشرتی ناسور کے تعفن سے قوم کی ناک میں دم ہے، نہ جان کی امان، نہ عزت و آبرو کی حفاظت، نہ عدل، نہ انصاف، نہ علم، نہ عمل، دین تباہ، دنیا تباہ، عقلیں مسخ، شکلیں مسخ، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مزید افسوس یہ کہ ہمارے دانشوروں کو گراوٹ کا احساس نہیں۔ جنہیں احساس ہے انہیں اصلاح کی فکر نہیں، جنہیں فکر ہے انہیں سلیقہ نہیں، جنہیں سلیقہ ہے انہیں قدرت نہیں، جنہیں قدرت ہے انہیں فرصت نہیں، جنہیں فرصت ہے انہیں توفیق نہیں، طوفان خطرے کے نشان سے اوپر گزر رہا ہے مگر ہم کوئی حال مست، کوئی قال مست کا مصداق ہیں۔ روم جل رہا ہے اور نیرو بانسری بجا رہا ہے، ہمارے سامنے ہمارا گھر لٹ رہا ہے مگر ہم بڑے اطمینان سے اس کے لٹنے کا تماشا دیکھ رہے ہیں، ہم میں سے ہر شخص اس خیال میں مگن ہے کہ یہ بستی اجڑتی ہے تو اجڑے، میرا گھر محفوظ ہے، قوم ڈوبتی ہے تو ڈوبے میں جودی پہاڑ پر کھڑا ہوں، ملک و ملت کی چولیں ہلتی ہیں تو ہلیں، میرا دھندا چل رہا ہے:

کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں؟

میری گزارش یہ ہے کہ اے دردمندان قوم! اے اہل عقل و دانش! خدا کے لئے اٹھو! اور اس ڈوبتی ہوئی قوم کو بچاؤ، اپنے گھر میں لگی ہوئی یہ آگ بجھاؤ، یہ قوم جنون کے دورہ میں اخلاقی خودکشی کر رہی ہے، اس کا ہاتھ پکڑو، قوم کی اخلاقیات کا بند ٹوٹ رہا ہے، آؤ سب مل جل کر اس کی حفاظت کرو، اس مقصد کے لئے کوئی بڑی سے بڑی قربانی دینا پڑے تو قوم کو

بچانے کے لئے وے ڈالو، اس سلسلے میں ہمیں جن میدانوں میں جہاد کرنا ہے اپنی ناقص فہم کے مطابق ان کا نقشہ پیش کرتا ہوں۔

معاشی ناہمواری کے خلاف جہاد:

بدقسمتی سے ہمارے یہاں یہودیوں کا سرمایہ دارانہ نظام رائج ہے، جس کی بنیادیں سودی بینکاری، جوا، سٹہ اور ناجائز کاروبار پر استوار ہیں۔ اس نے معاشرے میں ناہمواری کی بھیانک شکل پیدا کردی ہے جس سے غریب و نادار اور پسماندہ طبقے میں متمول اور کھاتے پیتے لوگوں کے خلاف نفرت و بیزاری کی لہر اٹھ رہی ہے، غیظ وغضب اور حسد و رقابت کے جذبات ابھر رہے ہیں اور غریب طبقہ کے فقر و افلاس سے بیسیوں معاشرتی برائیوں کے سوتے پھوٹ رہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ایسی صورتحال کی اصلاح نہ کی گئی تو ان خرابیوں میں روز افزوں اضافہ ہوتا جائے گا، بے چینی بڑھتے بڑھتے لاقانونیت میں ڈھلتی جائے گی، بالآخر خستہ حال جھونپڑیوں سے اٹھنے والے نفرت و بیزاری کے شعلے فلک بوس عمارتوں، وسیع و عریض بنگلوں اور اونچے اونچے شیش محلوں کو جلا کر خاکستر کردیں گے (خدا اس قوم کو یہ دن نہ دکھائے، آمین)۔

یہ معاشی ناہمواری ہمارے معاشرے میں "ام الامراض" کی حیثیت رکھتی ہے، اور شیطانی لشکر اسی راستے سے گزر کر ہمارے معاشرے پر شب خون مار رہا ہے، اس لئے ضروری ہے کہ سب سے پہلے اسی رستہ کو بند کیا جائے، اور سب سے اول اسی مرض کا علاج کیا جائے، اس کا کافی وشافی نسخہ حکیم انسانیتؐ پہلے سے تجویز فرما چکے ہیں، ہمیں صرف استعمال کرنے کی زحمت اٹھانا ہوگی۔

ہونا یہ چاہئے کہ محلہ محلہ اور بستی بستی میں کچھ مخلص بے لوث اور دردمند حضرات آگے بڑھیں، اور ضرورت مند لوگوں کی کفالت اور خبرگیری کی تحریک چلائیں، ان کے پاس اپنے اپنے محلّہ اور اپنی اپنی بستی کے پسماندہ افراد اور گھرانوں کی فہرستیں ہوں، محلّہ کے کھاتے پیتے حضرات سے عطیات حاصل کر کے ضرورت مندوں تک پہنچائیں (اور اگر کوئی صاحب ان کے پاس عطیہ جمع کرانے میں تامل کرے تو اسے مستحقین کی نشاندہی کردی جائے تاکہ وہ خود ان تک پہنچادے) کسی خاندان کو معاشی سہارا دے کر اپنے پاؤں پر کھڑا کیا جاسکتا ہو تو اس میں اس کی مدد کی جائے، محلّہ میں کوئی نوجوان بیکار ہو اس کے لئے روزگار مہیا کرنے میں مدد دی جائے، کسی گھر میں نوجوان بیٹی ماں باپ کی ناداری کی وجہ سے بیٹھی ہو تو اس کے ہاتھ پیلے کرنے کا انتظام کیا جائے، کسی کو سر چھپانے کے لئے مکان کی ضرورت ہو تو مل جل کر مکان بنوادیا جائے، کوئی علاج سے محروم ہو تو اس کے علاج معالجہ کا بندوبست کیا جائے، کسی کے بچے تعلیم سے محروم ہوں تو ان کے لئے تعلیمی مصارف مہیا کئے جائیں، الغرض ملک بھر میں کوئی بستی، کوئی محلّہ اور کوئی کوچہ ایسا نہ رہے جس میں ایک متنفس کو بھی خوراک، پوشاک، مکان، تعلیم اور علاج جیسی بنیادی ضروریات میسر نہ ہوں، ہر بستی کے لوگوں کا یہ عہد ہو کہ بھوکے رہیں گے تو اکٹھے، سیر ہوں گے تو اکٹھے، مریں گے تو اکٹھے، جئیں گے تو اکٹھے۔

کھاتے پیتے متمول حضرات اس میں دل کھول کر حصہ لیں خواہ انہیں اپنی ضروریات اور مصارف کو کم کرنا پڑے، یہ صحیح اسلامی معاشرہ کا نقشہ ہے جس کا سنگ بنیاد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں رکھا تھا۔ آپ کا ارشاد تھا کہ "وہ مومن نہیں جو خود پیٹ بھر کر سوجائے اور اس کا ہمسایہ اس کے پہلو میں بھوکا رہے۔" اس سے غریب لوگوں کی ضروریات بھی پوری ہوں گی، ان کو معاشی میدان میں خود کفیل ہونے کا موقع بھی میسر آئے گا، امیر و غریب کے درمیان نفرت و بیزاری کی جو دیوار حائل ہے وہ بھی ٹوٹ جائے گی۔ آپس میں ہمدردی و غمخواری، انس و محبت اور عزت و احترام کے جذبات ابھریں گے، اور معاشرہ ایک بہت بڑے طوفان فساد

آپ ﷺ کے ہمہ جہتی کمالات کا ادراک کون کرسکتا ہے؟

... پھر حق تعالیٰ شانہ نے پوری کائنات میں سے نبوت و رسالت اور ختم نبوت کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتخاب فرمایا، آپ کا وجود مبارک مرکز ایمان و اہل ایمان ہے، قلب مبارک تجلیات الٰہیہ سے رشک شعلہ صد طور ہے، سینہ مبارک اسرار الٰہیہ کا امین اور علوم ربانیہ کا سرچشمہ ہے، علوم الاوّلین والآخرین کا بحر بے کراں آپ کی قوت قدسیہ میں ودیعت ہے، وجود مبارک کو دنیا کی آلائشوں، نفسانی خواہشوں اور بشری چاہتوں سے پاک وصاف کردیا گیا ہے، دل و دماغ اور زبان پر عصمت کا پہرہ بٹھادیا گیا تاکہ غبار بشریت کا کوئی شائبہ بھی دامن رسالت کو آلودہ نہ کرسکے، گوش مبارک غیب سے پیام سروش سن رہے ہیں، چشمان مبارک جنت و دوزخ، قبر و حشر وغیرہ کا مشاہدہ کررہی ہیں، آسمان سے فرشتے نازل ہوکر مناجات کی سعادت حاصل کرتے ہیں، جبرئیلؑ و میکائیلؑ وزیر و مشیر ہیں، ابوبکرؓ و عمرؓ مصاحب و ہمدم ہیں، انبیاء کرام علیہم السلام کے قدسی صفات مجمع میں سیادت و قیادت کا تاج فرق اقدس پر سجایا جاتا ہے اور آپ کو امام الانبیاء کے منصب پر فائز کیا جاتا ہے، کیا کسی فرد بشر کے لئے ممکن ہے کہ آپ کی علو استعداد، عبدیت و خشیت، حسن و جمال، جاہ و جلال، عزت و رفعت، طہارت و نزاہت اور آپ کے ہمہ جہتی کمالات کا ادراک کرسکے؟ کلا ورب الکعبہ...

(حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ... تحفہ قادیانیت ج:۳، ص:۴۰۳)

سے محفوظ ہو جائے گا، اس تجویز پر عمل کیا جائے تو مجھے یقین ہے کہ کچھ عرصہ کے بعد معاشرہ میں ایسا انقلاب آجائے گا کہ کوئی شخص مشکل ہی سے زکوٰۃ کا مستحق رہے گا، یہ کام حکومت کو کرنا چاہئے تھا لیکن اگر وہ اس میں کوتاہی کرتی ہے تو (جیسا کہ اوپر عرض کر چکا ہوں) مخلص مسلمانوں کو خود آگے بڑھ کر یہ کام کرنا چاہئے، ان کا مقصد نہ شہرت و نمود ہو، نہ عزت و وجاہت، نہ ووٹ اور سیاست، نہ مال و زر کی منفعت۔ محض خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے اور قوم کی کشتی کو بھنور سے نکالنے کے لئے اپنی ساری بدنی و ذہنی صلاحیتیں داؤ پر لگادیں۔

مقدمہ بازی کے خلاف جہاد:

جب خواہشیں آپس میں ٹکراتی ہیں تو نتیجہ لڑائی جھگڑے اور دنگا فساد کی شکل میں نکلتا ہے اور پھر معمولی معمولی باتوں پر تھانوں اور عدالتوں کے چکر کاٹنا ہمارے معاشرے کا روزمرہ معمول بن گیا ہے۔ اس مقدمہ بازی سے آپس میں مستقل عداوتیں جنم لیتی ہیں، رشوت کا بازار گرم ہوتا ہے، جھوٹی شہادتوں اور غلط بیانیوں کا سکہ چلتا ہے جس سے روپیہ اور وقت بھی برباد ہوتا ہے، دین اور اخلاق بھی بگڑتا ہے اور عدل و انصاف کی قدریں پامال ہوتی ہیں، الغرض مقدمہ بازی میں نہ دین کا فائدہ ہے اور نہ دنیا کا۔ اگر بستی، محلّہ کے چند ذوفہم، انصاف پسند اور دیانت دار حضرات مل کر فریقین کو سمجھا بجھا کر صلح صفائی کرادیا کریں تو شاذ و نادر ہی عدالت تک جانے کی نوبت آئے گی، اور مقدمہ بازی کی جس لعنت اور دردناک عذاب میں آج ہمارا معاشرہ پس رہا ہے اس سے ہمیں نجات مل جائے گی۔

سنا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے مجھے مدینہ طیبہ کا قاضی (جج) مقرر کردیا میں ہر صبح مسجد نبویؐ کے دروازے پر جا بیٹھتا (اس وقت مسجد ہی مسلمانوں کا ہائی کورٹ تھی) چھ مہینے اسی حالت میں گزر گئے، اس عرصہ میں کوئی سے دو آدمی میرے پاس ایک درہم کا مقدمہ لے کر بھی نہیں آئے، یہ ہے صحیح اسلامی معاشرہ کی تصویر، جس معاشرہ میں ہر انسان دوسرے کے حقوق ادا کرنے والا اور انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے والا ہو اس میں مقدمہ بازی کی نوبت کیوں آئے گی، اور اگر بشریت کی بنا پر دو بھائیوں کے درمیان کوئی جھگڑا یا تلخی پیدا ہو جائے تو ان کے درمیان صلح صفائی کرادینا ضروری ہے۔ یہ کام بھی بستی بستی اور محلے محلے ہونا چاہئے، دردمندان قوم کو اس سے ہرگز غفلت نہیں برتنی چاہئے۔

☆☆..........☆☆

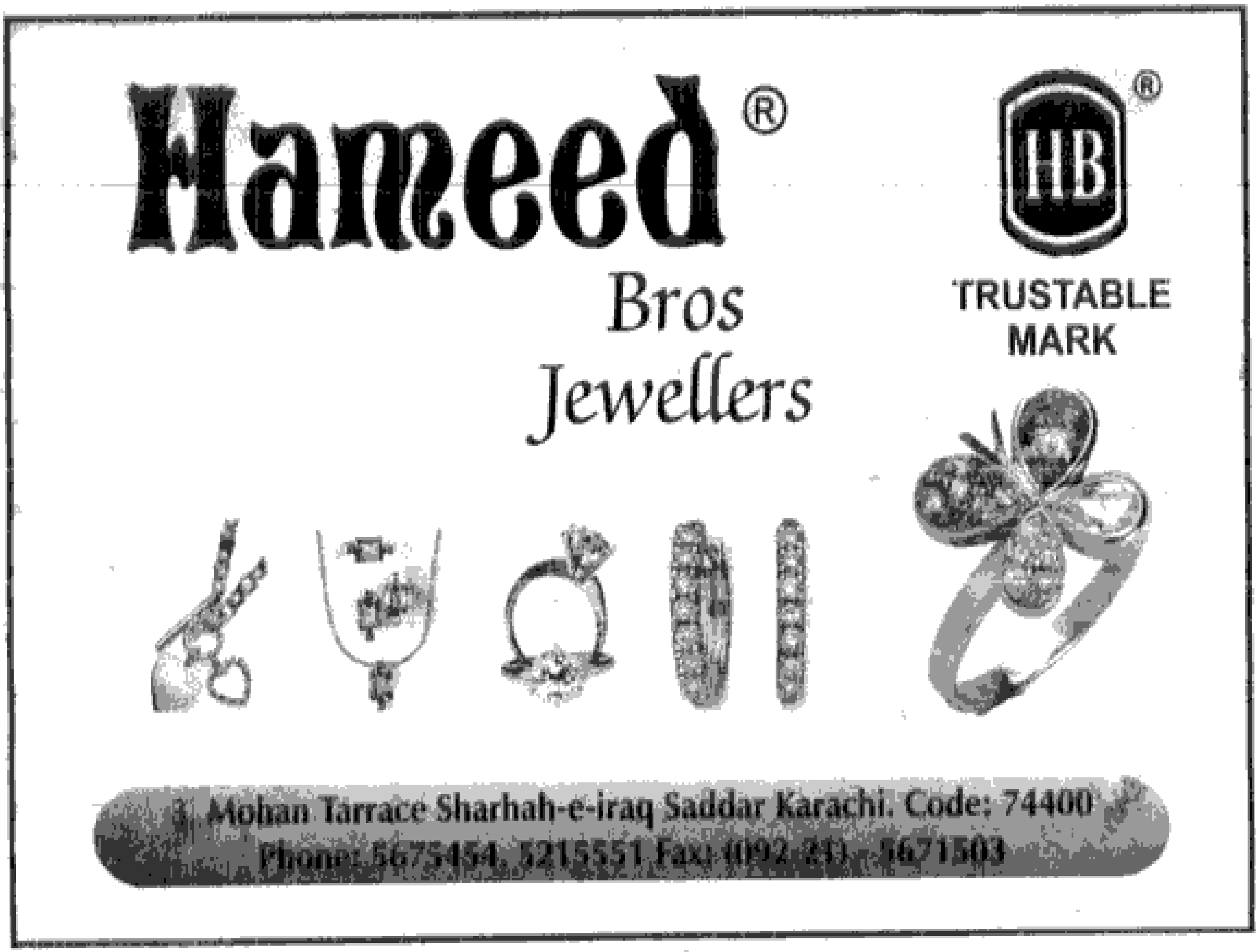

کراچی میں مختلف مقامات پر ختم نبوت کانفرنسوں کا انعقاد

کراچی (رپورٹ: مولانا توصیف احمد) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام کراچی کے مختلف مقامات پر ختم نبوت کانفرنسیں منعقد کی گئیں، جس میں مقامی مبلغین ختم نبوت کے علاوہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگ رہنما مولانا محمد اکرم طوفانی (سرگودھا) اور شعلہ بیان خطیب مولانا محمد رضوان (سرگودھا) خصوصی طور پر شریک ہوئے۔ ان حضرات کے محبت رسول، عقیدۂ ختم نبوت، حیات عیسیٰ علیہ السلام، نزول مسیح ظہور مہدی علیہ الرضوان اور رد قادیانیت جیسے موضوعات پر مدلل، مفصل اور پُر اثر بیانات ہوئے۔ جنہیں کارکنان ختم نبوت، دینی مدارس کے علماء و طلباء، اسکول و کالج اور یونیورسٹیز کے اسٹوڈنٹس کے علاوہ عوام الناس نے بڑی دلچسپی اور توجہ سے سماعت کیا۔ ان پروگراموں کو سراہا اور امید ظاہر کی کہ عام لوگوں کی آگاہی کے لئے ایسے پروگرام وقتاً فوقتاً ترتیب دیے جاتے رہیں گے۔

اس سلسلہ کی پہلی ختم نبوت کانفرنس ۸/مئی ۲۰۱۰ء بروز ہفتہ بعد نماز عشاء اسکاؤٹ کالونی گلشن اقبال بلال مسجد (قبرستان والی) مین روڈ پر منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز قاری نذیر احمد ماکلی کی تلاوت سے ہوا، عمر حق نواز نے نعت شریف پیش کی۔ جمعیت علماء اسلام کے مرکزی رہنما مولانا قاضی غیب الرحمٰن نے اپنے خطاب میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور اس کی حفاظت پر بیان کیا۔ انہوں نے گستاخان رسول اور گستاخانہ خاکے بنانے والے کارٹونسٹوں کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ تمام مسلمان ڈنمارک، سویڈن اور دیگر گستاخ ممالک کی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ قادیانیوں کی مصنوعات خصوصاً ''شیزان'' ودیگر مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کریں۔

مولانا محمد رضوان نے کہا کہ آج وحی کا محفوظ ہونا، قرآن کی ایک ایک آیت، ایک ایک حرف کا محفوظ ہونا، صدقہ ہے آپ ﷺ کی ختم نبوت کا، مساجد و دینی مدارس کا محفوظ ہونا صدقہ ہے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا، اپنے آپ کو ''محمد رسول اللہ'' کہا، اپنی بیوی کو ام المومنین قرار دیا، اپنے خلیفہ حکیم نورالدین کو ابوبکر کا درجہ دیا، اپنے ماننے والوں کو صحابہ کا لقب دیا اور اسلام کے مقابل ایک نئے مذہب کی بنیاد رکھی، جس سے اسلام کا دور کا بھی واسطہ نہیں۔ اس موقع پر مولانا سلطان محمد نے قراردادیں پیش کیں۔ مہمان خصوصی مولانا محمد اکرم طوفانی مدظلہ نے ایمان افروز خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم آخری سانس تک قادیانیوں کے خلاف جدوجہد جاری رکھیں گے۔ قادیانیت کو پنپنے اور کسی بھی طریقے سے تبلیغ کی اجازت نہیں دے سکتے۔ منکرین ختم نبوت کا ہر پلیٹ فارم پر مقابلہ کریں گے۔ مولانا مدظلہ کی پُرسوز دعا پر یہ کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

۹/مئی ۲۰۱۰ء بروز اتوار صبح کے وقت دفتر ختم نبوت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ میں ایک تربیتی نشست کا اہتمام ہوا، جس میں دینی مدارس کے طلبا کے علاوہ اسکول، کالجز، اور یونیورسٹیز کے طلبا نے شرکت کی۔ عزیز طلبا سے مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا محمد رضوان اور راقم الحروف نے مختلف موضوعات پر بیان کیا اور ختم نبوت کے مشن کی اہمیت و فضیلت کے پیش نظر نوجوان طلبا کی ذہن سازی کرتے ہوئے انہیں اس کاز کے لئے تیار کیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد اکرم طوفانی نے ۹/مئی بروز اتوار بعد نماز عشاء بلدیہ ٹاؤن نمبر ۲ میں ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کی حفاظت کے لئے تمام مسلمان ہر قسم کی قربانیاں دینے کے لئے تیار ہیں۔ منکرین ختم نبوت کے خلاف جدوجہد جاری رہے گی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا کے راہنما مولانا محمد رضوان نے کہا کہ مسلمانوں کی پہچان محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے وابستہ ہے، تمام مسلمانوں کا یہ اہم فریضہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب نبوت کا دفاع کریں، انہوں نے شمع ختم نبوت کے پروانوں سے اپیل کی کہ گستاخان رسول قادیانیوں کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کریں۔ جمعیت علماء اسلام کے رہنما مولانا قاضی غیب الرحمٰن نے اپنے بیان میں کہا کہ آج ہم اپنے ذاتی اور سیاسی مقاصد کے لئے سرگرم رہتے ہیں، مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کی سرکوبی کے لئے وقت نکالنا ہمارے لئے خاصا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ راقم الحروف نے کہا کہ ہماری ایمانی غیرت قادیانیوں کو ہرگز برداشت نہیں کر سکتی۔ سانپ اور بچھو سے تو صلح ہو سکتی ہے، مگر قادیانیوں سے کسی حال میں کمپرومائز نہیں کیا جاسکتا۔ کانفرنس میں سابق ایم پی اے حافظ محمد نعیم، شیخ الحدیث مولانا قاری حق نواز، مولانا مفتی فیض الحق اور دیگر معزز شخصیات کے علاوہ علاقہ بھر کے کارکنان ختم نبوت اور عوام الناس نے بھرپور شرکت کی۔ کانفرنس رات گئے تک جاری رہی۔

۱۰/مئی بروز پیر جامع مسجد فلاح نصیر آباد میں ختم نبوت کانفرنس رکھی گئی، تلاوت اور نعت شریف کے بعد مولانا محمد رضوان نے اپنے بیان میں کہا کہ اس ترقی یافتہ زمانے میں ختم نبوت کے لئے دلائل کی نہیں غیرت کی ضرورت ہے۔ قادیانی مظلوم نہیں بلکہ دنیا کا سب سے ظالم طبقہ ہے، انہوں نے حاضرین سے کہا کہ دنیا میں پانی کا گلاس بھی بلا قیمت نہیں ملتا، اسی طرح آخرت میں جام کوثر بھی بلا قیمت نہیں ملے گا،، ہم سب کو تحفظ ختم نبوت کے لئے بھرپور کوششیں کرنا ہوں گی۔ مولانا طوفانی نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مرزا غلام احمد قادیانی کی پیشینگوئی نہیں کی کہ وہ میرے بعد نبی ہوگا اور قیامت کے دن جب امت شفاعت کے لئے انبیاء کرام کے پاس جائے گی تو آخر میں آپ ﷺ کے پاس جائے گی اگر مرزا نبی ہوتا تو آخر میں اس کے پاس جایا جاتا مگر حدیث شفاعت میں مرزا کا کہیں تذکرہ نہیں۔ مولانا عبداللہ شاہ نے اپنے بیان میں کہا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے غار حرا میں ذات اقدس ﷺ کی چوکیداری کی آخری سوراخ میں اپنا انگوٹھا مبارک رکھ کر ہمیں پیغام دیا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کی حفاظت کے لئے وسائل ختم ہوجائیں اور جانوں کا نذرانہ پیش کرنا پڑے تو اس سے دریغ نہ کیا جائے۔ مولانا کی دعا پر یہ کانفرنس ختم ہوئی۔ ☆☆☆

نئی نسل کی تربیت، تعلیم وتزکیہ

ڈاکٹر ایم اجمل فاروقی

تمام مخلوقات میں انسان کی تربیت سب سے زیادہ ضروری ہے، کیونکہ انسان ہی روئے زمین کا واحد فرد ہے، جس پر زمین کی صلاح وفساد کا انحصار ہے۔اس انسان کو اللہ تعالیٰ نے ارادہ واختیار کا مالک بنا کر دیگر تمام مخلوقات سے ممتاز بنایا اور اس کو خیر وشر، نیکی وبھلائی کی راہ دکھانے کے لئے کتاب بھی دی اور انبیاء کرام کا سلسلہ بھی جاری کیا، جو آدم علیہ السلام سے شروع ہو کر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوگیا، انسان کی نسلوں کو اسی اعتبار سے تربیت کے لمبے عرصہ اور مرحلوں سے گزارنے کی تلقین اور تعلیم تمام ادیان میں اور تہذیبوں میں ملتی ہے، کیونکہ اس انسان کے اعمال پر اس دنیا میں امن یا فساد، نیکی یا برائی، محبت یا نفرت کا دارو مدار ہے، انسانوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ازلی ابدی سلسلہ ہدایت کی آخری کڑی قرآن پاک اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اس عظیم ذمہ داری کی اہمیت اور اس کے طریقہ کار کے لئے راہنمائی فرمائی کہ انسان کس طرح اپنی آنے والی نسلوں کو خود ان کے لئے اور تمام انسانیت کے لئے مفید اور باعث خیر بنائے۔اس سلسلہ میں اسلامی تعلیمات پر ایک سرسری نظر بھی ڈالیں تو سمجھ میں آتا ہے کہ نئی نسل کی پرورش اور تربیت وتعلیم کے لئے رب کائنات نے اپنے بندوں کو کتنا آمادہ کیا ہے؟ بعض علماء نے اس لطیف نکتہ کی طرف اشارہ کیا ہے کہ قرآنی تعلیمات کی رو سے تو بچہ کے عالم وجود میں آنے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے اس عظیم الشان فریضہ کی ادائیگی کے اہتمام کی تلقین فرمائی ہے۔حضرت ایوبؑ، حضرت یحییٰؑ، حضرت یعقوبؑ، حضرت ابراہیمؑ جیسے جلیل القدر انبیاء سے اس سلسلہ میں جو دعائیں منقول ہیں، اس میں یہ تلقین کی گئی کہ صرف اولاد کی دعا نہ مانگیں بلکہ نیک، قلب سلیم، عظیم حلیم کی دعا مانگیں، عام مومنین کو دعا کی تلقین کی گئی کہ یہ دعا مانگیں:

"اے اللہ! ہمیں اپنی بیویوں اور اولادوں سے آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچا اور ہم کو پرہیزگاروں کا امام بنا۔" (الفرقان:۷۴)

اس سلسلہ میں اگر ہم مزید غور کریں تو ہمیں متعدد ایسی تعلیمات اور ترغیبات ملتی ہیں، جن میں ایسے ذرائع اختیار کرنے کو کہا گیا ہے، جن کے نتیجہ میں ایک نیک اور خداشناس وخداپرست نسل وجود میں آئے۔نکاح سے قبل ہی اس بات کی ترغیب دی گئی کہ مال وجمال کے بجائے کمال کی بنا پر شریک حیات کا انتخاب کیا جائے، پھر نکاح کے موقع پر مبارکباد کے طور پر دی جانے والی دعا میں بھی یہی روح کارفرما ہے فرمایا گیا کہ دعا کے طور پر ان الفاظ کو ادا کرو:

"اللہ تعالیٰ تم دونوں میں برکت عطا فرمائے اور تمہیں خیر پر جمع کرے۔"

اور آگے بڑھیں تو بتایا گیا کہ ہمبستری سے قبل دعا پڑھیں:

"اے اللہ! ہم دونوں کو شیطان کی شرارتوں سے محفوظ فرما اور اسے بھی جو اس عمل کے نتیجہ میں وجود میں آئے۔"

(بخاری ومسلم)

پھر لقمہ حلال کی تلقین فرمائی گئی اور حرام خون سے پرورش پانے والی اولاد سے کسی خیر وبھلائی کی توقع نہ رکھنے کی بھی وعید سنائی گئی ہے۔اس سلسلہ میں مرحلہ وار نئی نسل کی تعلیم وتربیت سے متعلق فرمایا گیا:

۱:... اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔

۲:... بچوں سے جدا نہ رہو، انہیں اچھے آداب سکھاؤ۔(حدیث نبوی)

۳:... کسی بھی بیٹے کو اپنے والد سے حسن ادب سے بہتر کوئی وراثت نہیں ملتی۔(حدیث نبوی)

۴:... اپنے بچوں کو ادب سکھاؤ پھر انہیں تعلیم دو۔(حضرت عمرؓ)

۵:... ادب آباؤ اجداد کی طرف سے حاصل ہوتا ہے اور نیکی اللہ کی طرف سے۔

۶:... اپنے بچوں کو معزز بناؤ اور انہیں عمدہ آداب کی تعلیم دو۔(امام محمد بن سیرینؒ)

۷:... جو شخص بچپن میں اپنے بچوں کو ادب سکھاتا ہے وہ بچہ بڑا ہو کر اس کی آنکھیں ٹھنڈی کرتا ہے۔

۸:... بچپن میں ادب سکھانے کا فائدہ ہے بڑی عمر میں ادب سکھانا ایسا ہے جیسے سوکھی لکڑی کو سیدھا کرنا، وہ ٹوٹ جائے گی مگر سیدھی نہیں ہوگی۔

۹:... جسے والدین ادب نہ سکھائیں اسے

زمانہ ادب سکھا دیتا ہے۔

۱۰:... اپنے بچوں کی تین باتوں پر تربیت کرو: (۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پر، (۲) اہل بیت کی محبت پر، (۳) قرآن کی تلاوت پر۔

۱۱:... اپنے بچوں کو تیراکی اور گھوڑ سواری سکھاؤ۔ (حدیث نبوی)

۱۲:... علامہ ابن خلدونؒ اس بابت فرماتے ہیں کہ: بچوں کو قرآن کی تعلیم شعائر اسلام میں سے ہے، پھر امت نے ہر دور میں اس پر عمل کیا ہے۔

(اولاد کی تربیت قرآن وحدیث کی روشنی میں)

تربیت اور تعلیم کا سلسلہ جو ماں کی گود سے شروع ہوتا ہے اگلا مرحلہ گھر اور مکتب اور پھر معاشرہ کا ماحول ہوتا ہے۔ اگر ہم اس تعلق سے شریعت کی راہنمائی پر غور کریں کہ کس طرح وہ آداب اور اخلاق سے پُر اور بد اخلاقی فحش ومنکرات سے پاک معاشرہ کی تعمیر پر زور دیتا ہے، بلکہ ایسے معاشرہ کی تعمیر کا قیام امت مسلمہ کے اجتماعی مقاصد میں سے ایک اہم مقصد اور فریضہ قرار دیا گیا، پھر یہ کام محض ایک ثواب کا کام نہیں بلکہ ضروری امر قرار دیا گیا، یہ اہمیت بالکل فطری ہے کیونکہ تمام مخلوقات میں انسان ہی ایسی مخلوق ہے جن کی پیدائش، ذہنی جسمانی، نشوونما کا اتنا لمبا عرصہ ہوتا ہے اور اس عرصہ کے ہر مرحلہ میں الگ الگ عوامل نئی نسل کی تربیت وتعلیم پر اثر انداز ہوتے ہیں، بچپن میں ماں پھر گھر کا ماحول پھر اسکول مکتب اور معاشرہ اور ذرائع ابلاغ، اگر ہم اپنی نئی نسل کے تعلق سے اپنی ذمہ داری کو اس آیت کی روشنی میں سمجھتے ہیں جس میں کہا گیا ہے کہ:

"بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو جہنم کی آگ سے۔" (التحریم)

تو ہمیں اپنے رویہ کا بے لاگ، منصفانہ جائزہ لینا ہوگا۔ قرآن کریم میں حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کی دعا کا ذکر ہے کہ:

"اے ہمارے رب ان لوگوں میں خود انہیں کی قوم سے ایک رسول اٹھائیو جو انہیں تیری آیات سنائے، ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دے اور ان کی زندگیاں سنوارے۔" (البقرہ:۳۳)

اس دعا کی قبولیت پر اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

"درحقیقت اہل ایمان پر اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ ان کے درمیان خود انہی میں سے ایک ایسا پیغمبر اٹھایا ہے جو اس کی آیات انہیں سناتا ہے، ان کی زندگیوں کو سنوارتا ہے اور ان کو کتاب و دانائی کی تعلیم دیتا ہے۔" (آل عمران:۱۶۴)

یہی مضمون سورۂ جمعہ:۲ میں بھی وارد ہوا ہے،

ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ آج ہم نے اپنی نئی نسل کی تربیت وتعلیم کا کام کسے سونپ رکھا ہے؟ ماؤں کے معمولات و مشغولیات کیا ہیں؟ خود انہیں دین اور اپنی ذمہ داری کا کتنا شعور ہے؟ گھر میں ٹی وی اور کیبل کی بدولت کیا ماحول ہے؟ اسکولوں میں استانیوں کے حالات و نصاب کیسے ہیں؟ اور سب سے بڑھ کر معاشرہ میں شیطانی طاقتوں، بے حیائی، بدتمیزی، بے ادبی (آزادی) اور بے انصافی کا کیا ماحول ہے؟ اب ایسے میں بویا پیڑ ببول کا تو آم کہاں سے پائے؟ کے علاوہ ہم کس نتیجہ کے مستحق ہیں؟ مادہ پرستی اور آخرت فراموشی وخدا بیزاری کا جو ماحول ہے وہ ہم پہلے دن سے ہی بچہ کے شعور و لاشعور میں بٹھاتے ہیں اور صرف بڑا آدمی ڈاکٹر، انجینئر، کامیاب آدمی بننے کی منزل اور مراد اس کے سامنے رکھتے ہیں، حالانکہ اس میں تھوڑی سی تبدیلی ہم اگر اپنی فکر میں کر کے اسے قرآنی بنالیں اور نیک بڑا آدمی، نیک ڈاکٹر، نیک کامیاب آدمی کی خواہش خود بھی کریں اور نئی نسل کے سامنے بھی اسی کو حاصل کرنے کی منزل بنائیں تو ہمارا رویہ بھی بدلے گا اور اولاد کا بھی اور پورے معاشرہ میں تبدیلی بھی آئے گی اور آج (جنریشن گیپ) نسلوں کے درمیان فاصلہ کا جو مسئلہ ہے وہ بھی بخوبی حل ہو سکے گا، یہ مسئلہ جتنا اہم ہے اس کے تقاضے بھی اتنے ہی سنگین ہیں اور ہماری اولین ترجیح میں شامل ہونے ضروری ہیں۔ دنیا بھر میں آج کل جو فکری اخلاقی، اعمالی گمراہی عام ہے، اس کے باعث کام دن بدن مشکل ہوتا جارہا ہے، اور طرہ یہ کہ آج کی غالب تہذیب آزادی اور کامیابی کے نام پر جو بے لگامی اور بدتمیزی اور اخلاق واصول کی پامالی کا سبق

خادم علماء حق: حاجی الیاس عفی عنہ

علماء کرام کیلئے خصوصی پیشکش

علماء کرام کے اہل خانہ کے لئے ہمارے ہاں سے زیورات کی خریداری پر کسی بھی قسم کی گھڑائی جڑائی نہیں لی جائے گی مزید بصورت واپسی اصل سونے کی قیمت جب چاہیں واپس حاصل کریں

ائمہ مساجد بھی اس پیشکش سے فائدہ اٹھائیں

یاد رکھئے اولڈ

ستارا جیولرز

صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر 2- سیل: 0321-2984249-0323-2371839

دن رات پڑھا رہی ہے اس کے خطرناک، تکلیف دہ نتائج بھی ہم کو ہی بھگتنے ہوں گے۔

نئی نسل کی ذہن سازی اور کردار سازی پیدائش کے وقت سے ہی نومولود کے ایک کان میں تکبیر اور دوسرے میں اقامت کے ذریعہ شروع ہو جاتی ہے، اس کے کوئی بھی لمحہ سیکھنے کے عمل سے چاہے وہ شعوری ہو یا لاشعوری خالی نہیں رہتا، اس لئے ہر وقت اور ہر لمحہ میں چوکنا رہنا ضروری ہے۔ سر دست توجہ طلب یہ ہے کہ یہ موسم گرما کی تعطیلات کا زمانہ ہے، اس فرصت کا بہترین استعمال دینی و دنیاوی کامیابی کے لئے کیسے ہوسکتا ہے اس پر غور کرنا اور عمل کرنا بہت مفید رہے گا۔ ملک کے طول و عرض میں اس طرح کا تجربہ عرصہ سے جاری ہے اور مغربی ممالک میں تو نئی نسل میں دین کی منتقلی کا کام اسی نظام کا مرہون منت ہے، جس کے تحت وہ ''شبینہ کلاسیز'' یا ''تعطیلاتی کورسز'' کو اہتمام کرتے ہیں۔ درج ذیل میں اس کا ایک بنیادی خاکہ پیش خدمت ہے، اپنے تجربات اور ضروریات کی روشنی میں اس میں حذف و اضافہ کیا جاسکتا ہے:

دینیات: قرآن ناظرہ کی ابتدا یا اس کی تصحیح، کم سے کم پارہ عم کی آخری ۲۰ سورتوں کا ترجمہ و تفسیر۔

ایمانیات: ایمان مجمل/ مفصل، مسائل طہارت و وضو، روز مرہ کے حرام و حلال کے مسائل۔

نماز: مسائل و اذکار نماز۔

تاریخ اسلام: اشاعت اسلام اور اسلامی تہذیب و علوم فنون کی تاریخ مختصر، نیز اسلام پر اعتراضات کے جوابات۔ اردو، اسلامی آداب، معلومات عامہ/ اسلامی معلومات عامہ۔

اس کے علاوہ انگلش بول چال، حساب، فزکس، کیمسٹری اور کامرس جیسے مضامین میں کمزور طلبا کے لئے ایک پیریڈ مختصر کیا جاسکتا ہے، کبھی کبھار (مہینہ میں ایک یا دو لیکچر) شخصیت کے ارتقا اور تعلیمی و پیشہ وارانہ راہنمائی کے لئے مختصر کرنا بھی بہت مفید ثابت ہوتا ہے، مختلف موضوعات پر شرکاء کی فی البدیہ تقاریر سے بہت دلچسپی پیدا ہوتی ہے، ان تمام موضوعات پر مفید اور مختصر کتابیں موجود ہیں، جن سے فائدہ اٹھایا جانا چاہئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تاکیدی حدیث پر بات ختم کرتا ہوں کہ: ''تم میں ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا'' اس سوال کے جواب کی تیاری کا زمانہ ابھی ہی ہے۔

☆☆..........☆☆

کرلو جو کچھ کرسکو فتنوں کے آنے سے قبل

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اعمال (صالحہ) میں جلدی کرلو قبل اس کے کہ (تمہیں) ایسے فتنے آگھیریں جو اندھیری رات کی ٹکڑیوں کے مانند ہوں کہ (اس میں مبتلا ہوکر) ایک شخص صبح کو مومن ہوگا اور شام کو کافر ہوگا اور شام کو مومن ہوگا تو صبح کو کافر ہوگا اور تھوڑی سی دنیا کے بدلے اپنا دین بیچ ڈالے گا۔''

یعنی انسان کو عمل کرنے اور دین دار بننے کا جو موقع ملا ہوا ہے چاہئے کہ اسے غنیمت جانے، نہ معلوم کس وقت کون سی آفت آپڑے، کن فتنوں میں الجھ جائے، کس بلائے ناگہانی میں گرفتار ہو جائے کہ عمل کرنے کے سارے مواقع ہاتھ سے جاتے رہیں، یا توفیق الٰہی سے محروی ہو جائے۔ (والعیاذ باللہ)

خصوصاً آج کے اس پُرفتن دور میں کہ ہر طرف فتنوں کا دور دورہ ہے، روز بروز نت نئے فتنوں کا سامنا ہے، ایمان میں خلل ڈالنے والے، اعتقاد میں شکوک وشبہات پیدا کردینے والے، اعمال وعبادت سے بے رغبت کرنے اور دل پھیر دینے والے، دین میں تحریف وتبدل کی حوصلہ افزائی کرنے والے، اخلاق و معاشرت اور معیشت کو تباہ و برباد کردینے والے، ملک میں خلفشار و انتشار اور ظلم وتشدد برپا کرنے والے فتنوں کی یلغار ہے۔ کتنے مسلم ممالک ارتدادی اور الحادی فتنوں کی لپیٹ میں ہیں، جہاں دشمنان دین اپنے تمام وسائل اور اعوان و انصار کے ساتھ اپنی شیطانی سرگرمیوں میں مصروف ہیں اور انہیں بیرونی بین الاقوامی طاقتوں کی پشت پناہی اور اندرونی منافق صفت لوگوں کا تحفظ حاصل ہے اور ان فتنوں کے شکار خصوصاً غریب طبقے کے لوگ یا وہ نو تعلیم یافتہ طبقہ ہے جو اپنے دین سے ناواقف اور اسلامی تعلیمات سے دور ہے۔

اسلامی تہذیب وتمدن اور اخلاق وشرافت کو زندہ درگور کرنے کے لئے تشبیہ بالاغیار کا فتنہ ہر طرف ایک وبا کی طرح پھیلتا چلا جارہا ہے اور اس میں روزناموں ہفت روزہ اور ماہناموں اور نت نئے افسانوں، ناولوں کا جو کردار ہے وہ سب ہی کو معلوم ہے اور فلمی دنیا کی تباہ کاریاں اس پر مستزاد ہیں جو آگ پر تیل سے زیادہ خطرناک صورت اختیار کرتی جارہی ہیں۔

(انتخاب: ابو عظیرہ خان)

ڈیرہ غازی خان اور راجن پور کے اضلاع میں مرکزی راہنماؤں کا چارروزہ تبلیغی دورہ

تونسہ شریف (رپورٹ: مولانا محمد اقبال) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ڈیرہ غازی خان اور راجن پور کے اضلاع کے لئے مرکزی راہنماؤں مولانا محمد اکرم طوفانی اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا ۳۰/اپریل تا ۳/مئی تک چارروزہ تبلیغی دورہ تشکیل دیا۔ مجلس کے مبلغ مولانا محمد اقبال، مولانا عبدالعزیز لاشاری، مولانا صاحبزادہ عبدالرحمن غفاری، بزرگ راہنما مولانا بشیر احمد فاضل پوری، حافظ علی محمد، مولانا غلام اکبر ثاقب نے دن رات محنت کرکے دعوت نامے اور اشتہارات تقسیم کئے اور عوام کو بیدار کیا۔ مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب ان اضلاع میں پہلی بار تشریف لائے تھے۔

۳۰/اپریل جمعۃ المبارک کا دن تونسہ شریف تحصیل کے لئے مقرر تھا۔ مولانا عبدالعزیز لاشاری، حکیم عبدالرحمن جعفر، مولانا امان اللہ کوٹ قیصرانی، مولانا غلام فرید ٹبی قیصرانی، اس چار رکنی کمیٹی نے تحصیل تونسہ شریف کی دینی قیادت کے مشورہ سے پریس کانفرنس کے علاوہ مزید پانچ تبلیغی پروگرام طے کئے۔ حسن اتفاق ہے کہ تونسہ شریف کے حلقہ ۲۴۰ میں ضمنی انتخابات ہو رہے ہیں، اس حلقہ میں دوبارہ سردار امام بخش قادیانی، مسلمان کا روپ دھار کر الیکشن لڑ رہا ہے۔

چنانچہ ۳۰/اپریل صبح نو بجے ملتان سے مولانا محمد اکرم طوفانی اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی تونسہ شریف شہر میں تشریف لائے۔ ناشتہ کے بعد حسب پروگرام دس بجے دن مقامی اخبار ''المنظور'' کے دفتر میں پریس کانفرنس کے لئے تشریف لے گئے، تحصیل تونسہ شریف کے مشہور صحافی جناب ملک منصور احمد نے قومی اخبارات کے مہمان جیوٹی وی، دنیائی وی، پی ٹی وی کی ایک ٹیم کے ساتھ ختم نبوت کے ان راہنماؤں کا اپنے دفتر میں استقبال کیا۔ پریس کانفرنس شروع ہونے سے پہلے مولانا عبدالعزیز لاشاری نے علماء ختم نبوت اور علاقہ بھر سے آئے ہوئے علماء کرام کا تعارف کرایا، ساڑھے دس بجے سے ساڑھے گیارہ بجے تک پریس کانفرنس جاری رہی۔

پُرہجوم پریس کانفرنس کے بعد ان راہنماؤں کو کوٹ قیصرانی، بستی بزدار جنوبی میں جمعۃ المبارک کے اجتماعات پر خطاب کے لئے لے جایا گیا۔ کوٹ قیصرانی میں مولانا محمد اکرم طوفانی نے خطاب کیا۔ بستی بزدار جنوبی میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا محمد اقبال کے بیانات ہوئے۔ اسی روز بعد نماز مغرب جامع مسجد ہائی اسکول اور جامع مسجد شہلانی میں ان دونوں بزرگوں کے علیحدہ علیحدہ درس قرآن ہوئے۔

بعد نماز عشاء تحصیل تونسہ شریف کے مشہور قصبہ کلوں کلاں میں ختم نبوت کانفرنس ہوئی، جس میں ان بزرگوں کے علاوہ مقامی علماء کرام نے خطاب کیا۔ تمام پروگراموں میں مولانا نذیر احمد تونسوی شہید، مولانا مفتی فخرالزمان شہید، مولانا مفتی سعید احمد جلال پوری شہیدؒ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔

یکم مئی کو ڈیرہ غازی خان کی مشہور دینی درس گاہ مدرسہ نیازیہ میں گیارہ بجے دن سے دو بجے تک طلباء، علماء، شہریوں کو رد قادیانیت پر مرکزی راہنماؤں نے لیکچر دیے، اسی دن بعد نماز عشاء جامع مسجد عبیدیہ نقشبندیہ میں بزرگ راہنما مولانا بشیر احمد کی صدارت میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ہوئی۔

۲/مئی کو جامعہ رحمانیہ میں صبح کی نماز کے بعد مولانا شجاع آبادی نے درس قرآن دیا، دس بجے دن اسی درسگاہ جامعہ رحمانیہ میں مولانا محمد علی جالندھریؒ کے ساتھی سردار غلام قاسم خان کھترانی کی نگرانی میں شہر بھر کی عورتوں، دینی طالبات سے مولانا طوفانی نے

حضرت والا (خواجہ خان محمدؒ) کے مشن کو پوری دنیا میں پھیلا جائے گا (انشاء اللہ)

ملتان (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری، ناظم مولانا محمد اکرم طوفانی، سیکریٹری مالیات مولانا اللہ وسایا، سیکریٹری تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، ناظم نشرواشاعت مولانا عزیز الرحمن ثانی نے ایک مشترکہ اخباری بیان میں کہا ہے کہ خواجہ خواجگان مولانا خان محمدؒ کندیاں شریف نے تیس سال سے زائد مدت تحریک ختم نبوت کی رہنمائی کی۔ آپ کے دور امارت میں امتناع قادیانیت ایکٹ نافذ ہوا۔ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال ہوا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ ملتان مکمل ہوا۔ چناب نگر میں مجلس کا سب ہیڈ کوارٹر قائم ہوا اور عظیم الشان جامع مسجد اور دفاتر قائم ہوئے۔ آپ کے دور امارت میں لندن میں مجلس کا ملکیتی دفتر قائم ہوا۔ قادیانی جماعت کے لاٹ پادری مرزا طاہر احمد قادیانی نے پاکستان سے راہ فرار اختیار کر کے لندن میں اپنا دجل وفریب کا نیا مرکز قائم کیا تو آپؒ نے لندن میں اس کے مقابلہ میں دفتر قائم کر کے عالمی ختم نبوت کانفرنس کی بنیاد رکھی۔ مجلس کے رہنماؤں نے حضرتؒ کی عظیم خدمات پر انہیں شاندار خراج تحسین پیش کیا اور اس عہد کا اعادہ کیا کہ حضرت والا کے مشن کو پوری دنیا میں پھیلایا جائے گا۔ ان کے ارشاد ''جب تک دنیا میں ایک بھی قادیانی موجود ہے تحریک جاری رہے گی۔'' کو عملی جامہ پہنایا جائے گا۔ انہوں نے ان لاکھوں لوگوں کا شکریہ ادا کیا جو حضرت والا کے جنازہ میں شریک ہوئے اور حضرتؒ کے صاحبزادگان اور مجلس کے زعماء سے اظہار تعزیت کیا۔

خطاب کیا۔ مولانا طوفانی نے اپنے بیان میں کہا کہ جس طرح مرد حضرات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے طلب گار ہیں، اسی طرح خواتین بھی شفاعت رسول کی طلب گار ہیں۔ قادیانی عورتیں اپنے جھوٹے پیشوا کے لئے کام کر رہی ہیں، ہماری بہنیں بچے اور آخری نبی کی ختم نبوت کے لئے کام کیوں نہ کریں؟ مولانا طوفانی نے مزید کہا کہ مسلمان خواتین شہر بھر میں قادیانی عورتوں کا محاسبہ کریں اور اپنی مسلمان بہنوں کے ایمان کی حفاظت کریں، قادیانی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کریں، جماعت کی طرف سے آخر میں لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

اسی دن نماز ظہر کے بعد جھگڑا امام شاہ میں ایک ختم نبوت کانفرنس ہوئی جس میں مولانا عبدالعزیز لاشاری، مولانا محمد اقبال، مولانا محمد اسلم سلمی، مولانا طوفانی اور مولانا شجاع آبادی نے عقیدۂ ختم نبوت پر مفصل خطاب کیا۔ ختم نبوت کانفرنس کے اختتام پر جھگڑا امام شاہ کی مشہور مذہبی شخصیت پیر سید امام الدین شاہ صاحب سے مولانا شجاع آبادی اور مولانا عبدالرحمٰن غفاری نے ملاقات کی اور علاقہ میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں سے آگاہ کیا۔ پیر امام الدین شاہ صاحب نے ختم نبوت کے ان راہنماؤں کو اپنی مکمل حمایت کا یقین دلاتے ہوئے کہا کہ ہم ختم نبوت والوں کے ساتھ ہیں۔

اسی دن بعد نماز عشاء ضلع راجن پور کے قصبہ داجل میں مولانا بشیر احمد صاحب کی زیر نگرانی کانفرنس ہوئی جس میں ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں کے علاوہ مولانا محمد اسلم سلمی، مولانا محمد نواز نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ نہ ڈالیں۔ مولانا طوفانی نے مرزا قادیانی کی شخصیت و کردار کا پردہ چاک کیا تو سامعین اپنے جذبات سے بے قابو ہو کر مرزا پر لعنت بے شمار، مرزا پر لعنت بے شمار کے فلک شگاف نعرے لگانے لگے۔

۳/ مئی صبح گیارہ بجے سے دو بجے تک جام پور کی مشہور مسجد مولانا عبدالحی فاضل دیوبندی میں عقیدۂ ختم نبوت سے متعلق مولانا محمد اقبال، مولانا طوفانی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا بعد نماز عشا راجن پور شہر کی مرکزی مسجد میں مولانا حافظ علی محمد امیر جماعت راجن پور کی صدارت اور مولانا قاری ابوبکر صدیق کی نگرانی میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ہوئی، جس میں مولانا محمد رضوان سرگودھا، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا شجاع آبادی اور مولانا محمد اقبال کے بیانات ہوئے۔ یہ کانفرنس راجن پور کی تاریخ کی بڑی کانفرنس تھی، جس میں مولانا سیف الرحمٰن درخواستی اور ضلع بھر کی دینی قیادت نے بھرپور شرکت کی۔ ☆☆

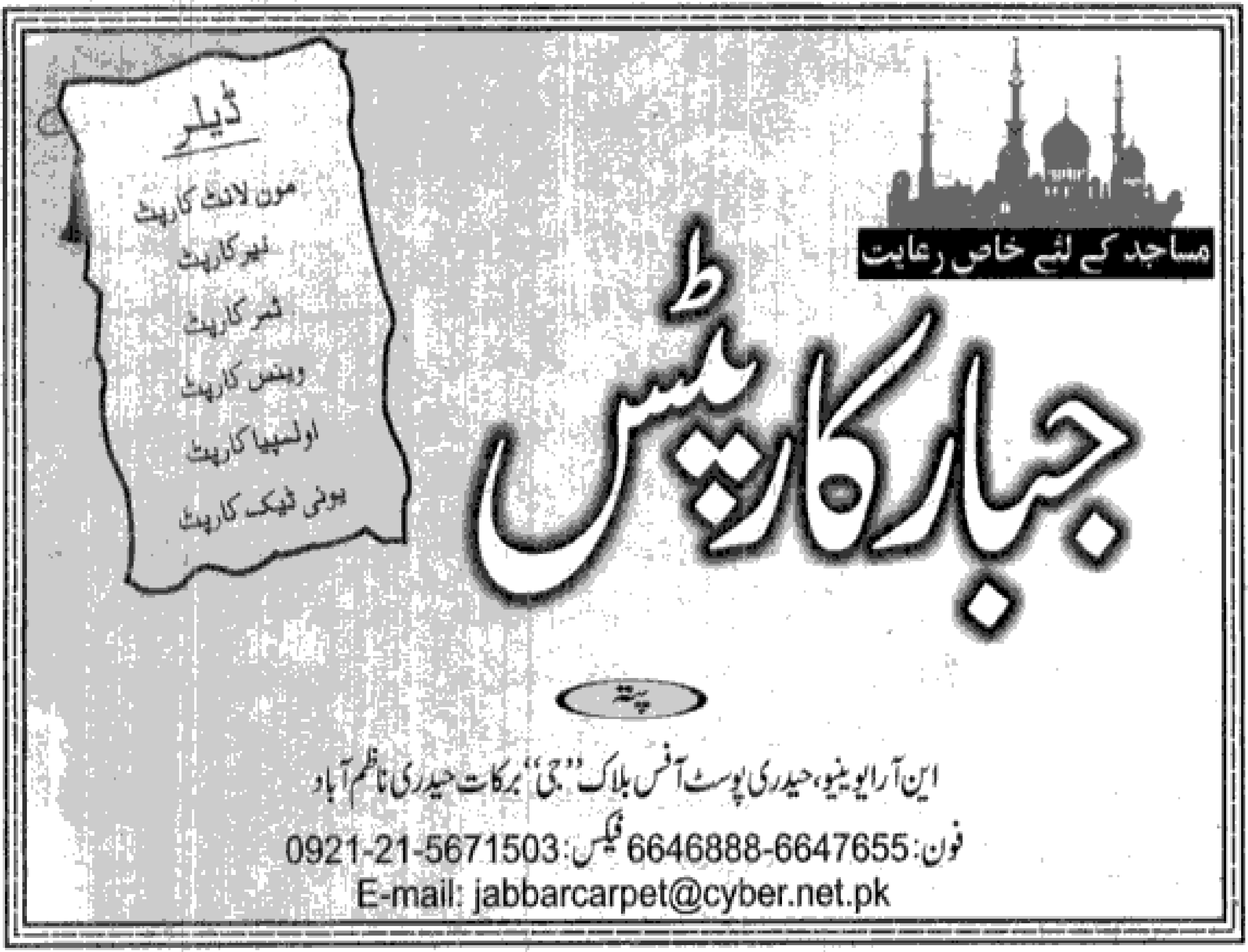

والدین کے ساتھ حسن سلوک

مولانا اللہ دتہ، کراچی

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی آخرت کتاب قرآن کریم میں اپنے حقوق کے بعد والدین کے حقوق کا تذکرہ فرمایا ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''وقضیٰ ربک الا تعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احسانا۔''

ترجمہ: ''اور حکم دیا تیرے رب نے کہ عبادت نہ کر صرف اسی کی اور ماں باپ کے اچھے سلوک کا۔''

''اما یبلغن عندک الکبر احدھما او کلھما فلا تقل لھما اف ولا تنھرھما وقل لھما قولاً کریما۔'' (بنی اسرائیل:۱۵)

ترجمہ: ''اگر پہنچ جائے تیری زندگی میں بڑھاپے کو ایک ان میں سے یا دونوں تو ان کو اُف تک نہ کہہ بلکہ ان سے ادب کے ساتھ بات کرنا۔''

دوسرے مقام پر ارشاد ہے:

''واعبدوا اللّٰہ ولا تشرکوا بہ شیئاً وبالوالدین احسانا۔'' (النساء:۵)

ترجمہ: ''اور صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرو۔''

ایک آیت کریمہ میں ارشاد ہے:

''ووصینا الانسان بوالدیہ حسنا وان جاھدک لتشرک بی مالیس لک بہ علم فلا تطعھما۔'' (العنکبوت:۲۰)

ترجمہ: ''اور ہم نے پختہ حکم دیا انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا اور اگر وہ تجھے مجبور کریں کہ میرے ساتھ ان کو شریک کر جس کا تجھے کوئی علم نہیں پھر تو ان کی بات نہ مان۔''

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون سا عمل بہتر ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کو محبوب ہو؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وقت پر نماز پڑھنا، میں نے عرض کیا کہ اس کے بعد کون سا عمل بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا، پھر میں نے عرض کیا پھر اس کے بعد کون سا عمل اچھا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاد فی سبیل اللہ۔'' (درمنثور:۳۱۱،۳۱۲)

اسی طرح ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کو یہ پسند ہو کہ اس کی عمر لمبی اور رزق کے اندر برکت ہو اس کو چاہئے کہ والدین کے ساتھ حسن سلوک اور صلہ رحمی کرے۔''

ایک حدیث شریف میں آتا ہے کہ: ''جس نے اپنے والدین کی قبر کی زیارت کی یا دونوں میں سے کسی ایک کی ہر جمعہ کے دن، بخش دیا جائے گا اور آپ کی برأت کی جائے گی دوزخ سے۔''

(تفسیر روح المعانی، ج:۸، ص:۵۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرے حسن سلوک کا کون زیادہ مستحق ہے؟ آپؐ نے فرمایا: اپنی والدہ کے ساتھ حسن سلوک کر، اس نے دوبارہ پوچھا، آپؐ نے فرمایا: تمہاری والدہ، اس نے پھر بھی سوال کیا تو آپؐ نے فرمایا: تمہاری والدہ، اس نے چوتھی مرتبہ بھی پوچھا، تو آپؐ نے فرمایا: اپنے والد کے ساتھ حسن سلوک کیا کر۔ (درمنثور، ج:۴، ص:۳۱۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو خدمت گار بیٹا اپنے والدین کی طرف محبت سے نظر ڈالتا ہے تو ہر نظر کے بدلہ میں ایک حج مقبول کا ثواب پاتا ہے'' لوگوں نے عرض کیا کہ اگر وہ دن میں سو مرتبہ اس طرح نظر کرے؟ آپؐ نے فرمایا کہ ہاں! سو مرتبہ بھی ہر نظر پر یہی ثواب ملتا رہے گا۔''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس کے ساتھ ایک بوڑھا شخص تھا، آپؐ نے دریافت فرمایا: تیرے ساتھ کون ہے؟ اس نے کہا: میرے ساتھ میرا باپ ہے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ''اپنے والد کے آگے مت چل اور ان کے بیٹھنے سے پہلے مت بیٹھ اور نام لے کر مت پکار اور گالی مت دے۔''

امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین نیک اعمال جس مسلمان میں ہوں گے، اللہ تعالیٰ اس کی موت آسان فرمادے گا وراس کو اپنی جنت میں داخل کرے گا: (۱) کمزوروں سے نرمی کا برتاؤ کرنا، (۲) ماں باپ سے حسن سلوک کرنا، (۳) غلام کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا۔

ایک صحابیؓ نے رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا: میں نے بہت بڑا گناہ کیا ہے، کیا میری توبہ قبول ہوجائے گی؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تیری ماں زندہ ہے؟ اس نے کہا کہ میری ماں تو زندہ نہیں ہے، آپؐ نے فرمایا: کیا تیری خالہ حیات ہے؟ اس نے جواب دیا: جی! خالہ تو ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بس تو اس کے ساتھ احسان اور اچھا سلوک کر۔ یعنی خالہ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے سے اللہ تعالیٰ تیرا گناہ معاف فرمادے گا اور فرمایا: خالہ بمنزل ماں کے ہے۔ یعنی خالہ ماں کے قائم مقام ہے۔

اسی طرح حدیث میں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فرمایا: میں نے جنت میں کسی کے قرآن پڑھنے کی آواز سنی تو جبرئیل امین سے پوچھا: یہ کس کی آواز ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ آپ کے صحابی ثعلبہ بن نعمانؓ کی تلاوت کی آواز میں سنائی دے رہی ہے۔ یہ ثعلبہ بن نعمانؓ اپنی ماں کا بڑا تابعدار اور خدمت گار تھا۔

ایک مرتبہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اپنے والد کی شکایت کی کہ وہ اس کا مال لے لیا کرتا ہے، آپؐ نے اس کو بلایا وہ ایک بوڑھا شخص تھا، لکڑی کا سہارا لیتا ہوا خدمت اقدس میں حاضر ہوا، آپؐ نے اس سے پوچھا: تم اس کا مال کیوں لیتے ہو؟ اس نے کہا کہ ایک زمانہ میں یہ بچہ اور کمزور تھا اور میں قوی، یہ فقیر تھا اور میں غنی تھا، اس وقت میں نے کبھی اسے اپنی کوئی چیز لینے سے نہیں روکا، آج میں ضعیف ہوں اور یہ قوی ہے، میں فقیر ہوں اور یہ غنی ہے، اب یہ اپنا مال مجھ سے بچاتا ہے اور بخل سے کام لیتا ہے، آپؐ نے یہ باتیں سنیں تو آبدیدہ ہوگئے اور فرمایا: ”تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے۔“

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمیوں کی دعا قبول ہوتی ہے: (۱) والد کی اپنے بیٹے کے لئے، (۲) مظلوم کی بددعا، (۳) مسافر کی دعا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: زیادہ سخت عذاب قیامت کے دن اس کو ہوگا جس نے کسی نبی یا والدین میں سے کسی ایک کو قتل کیا اور تصویر بنانے والوں کو اور ایسے عالم کو جس نے اپنے علم سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ (درمنثور، ص:۳۱۵)

☆☆..........☆☆

ICEBERG (Water Chiller)

☆ پینے کا پانی ٹھنڈا کرنے کے ساتھ ساتھ بجلی کی بھی بچت کرتا ہے، ☆ خوبصورت ڈیزائن، ☆ باڈی مکمل کوٹڈ ہونے کی وجہ سے زنگ سے محفوظ، ☆ واٹر ٹینک اسٹین لیس اسٹیل، ☆ جدید ترین ٹیکنالوجی کو سامنے رکھ کر مکمل کیلکولیٹڈ بنایا گیا ہے، جس کی وجہ سے یہ صرف چند منٹوں میں آپ کو ٹھنڈا پانی دینا شروع کردیتا ہے۔

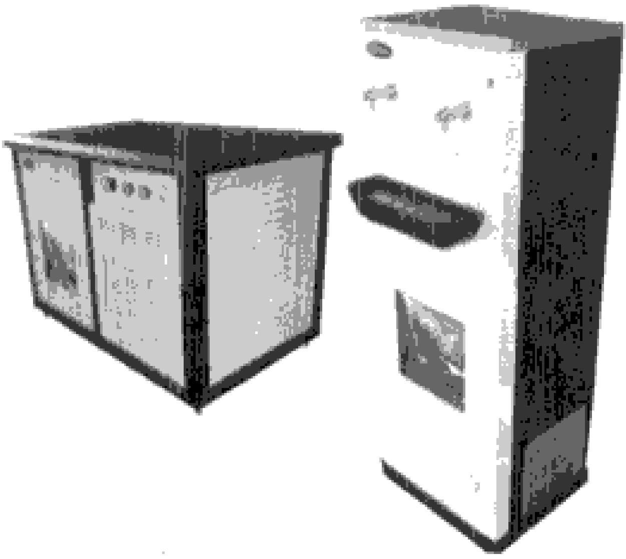

فلاحی اداروں اور سپلائرز کے لئے خصوصی ڈسکاؤنٹ

مختلف خوبصورت ڈیزائن اور کیپیسٹی میں دستیاب ہیں

رابطہ سیل: 0333-2126720

E-mail:monir@super.net.pk

کیا آپ نے کبھی غور کیا؟

قادیانی ہمارے نوجوانوں کو ورغلا کر مرتد بنا رہے ہیں
اس مقصد کے لئے وہ کروڑوں روپے پانی کی طرح بہا رہے ہیں

ہفت روزہ **ختم نبوۃ**

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی بھرپور نمائندگی کرتا ہے اور مجلس کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچاتا ہے، جس میں سیرت رسول آخریں صلی اللہ علیہ وسلم، سیرت صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم دینی و اصلاحی مضامین شائع کیے جاتے ہیں مرزائیت کا بھی جدید انداز میں تجزیہ کیا جاتا ہے۔

جب آپ حق پر ہیں تو

آپ نے ناموس رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے کیا انتظام کیا؟
کیا یہ آپ کی ذمہ داری نہیں کہ قادیانیوں کی خطرناک سرگرمیاں کے بارے میں معلومات حاصل کریں؟
اگر ہے تو آج ہی ملت اسلامیہ کے بین الاقوامی

ہفت روزہ **ختم نبوۃ** کا مطالعہ کیجئے

یہ ہفت روزہ امریکہ، برطانیہ، اسپین، ماریشس، جنوبی افریقہ، سعودی عرب، نائجیریا، قطر، بنگلہ دیش، آسٹریلیا کے علاوہ دنیا کے کئی ممالک میں بھی جاتا ہے۔

خوبصورت ٹائٹل — کمپیوٹر کتابت — عمدہ طباعت

ہر جمعہ کو پابندی سے شائع ہوتا ہے

تعاون کا ہاتھ بڑھائیے

خریدار بنئے — بنائیے ۔ اشتہارات دیجئے ۔ مالی امداد فراہم کیجئے